﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآء﴾☆(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۱/جولائی ۲۰۰۰ء شمارہ ۲۹

۱۹/ربیع الثانی ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۱/وفا ۱۳۷۹ ہجری شمسی

کفر اور غربت سے پناہ کی دعا

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ"

اے اللہ! میں کفر اور غربت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(سنن نسائی۔ کتاب الاستعاذة)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور نفس کی قربانی کرتے ہیں اُن پر الٰہی قرب و انوار و برکات اور قبولیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

"دعا تب کام کرتی ہے جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دیا جائے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اس آدمی کو لگتی ہے جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى۔ اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضرور ہوتا ہے۔ جب دل پر غم کا غلبہ ہو تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو تب تک کچھ نہیں بنتا"۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۴۱، ۴۲۔ مورخہ یکم و ۸/نومبر ۱۹۰۴ء)

"انسان کے لئے سعی اور مجاہدہ ضروری چیز ہے اور اس کے ساتھ مصائب اور مشکلات بھی ضروری ہیں۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى. جو لوگ سعی کرتے ہیں وہ اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح پر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور نفس کی قربانی کرتے ہیں ان پر الٰہی قرب و انوار و برکات اور قبولیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں اور بہشت کا نقشہ ان پر کھولا جاتا ہے"۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۵ء)

"ایک طرف تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے کرم، رحم، لطف اور مہربانیوں کی صفات بیان کرتا ہے اور رحمٰن ہونا ظاہر کرتا ہے۔ اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا فرما کر اپنے فیض کو سعی اور مجاہدہ میں منحصر فرماتا ہے۔ نیز اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرز عمل ہمارے واسطے ایک اُسوہ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی میں غور کر کے دیکھو۔ بھلا انہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لئے تھے؟ نہیں۔ بلکہ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہ کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے۔ جب جا کر کہیں ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا تھا۔ اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مار کر وہ درجات دلا دئے جاویں اور عرش تک ان کی رسائی ہو جائے۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کون ہو گا۔ وہ افضل البشر، افضل الرسل والانبیاء تھے۔ جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے۔ دیکھو آپؐ نے غار حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ وزاری کیا کئے۔ تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کئے۔ جب جا کر کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف الہامی دعاؤں کا تذکرہ

(انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تیسرا خطبہ جمعہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷/جولائی ۲۰۰۰ء)

جکارتہ (۷/جولائی ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد الہدایہ جکارتہ (انڈونیشیا) میں پڑھایا۔ یہ خطبہ بھی حسب سابق ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی......... الخ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ آج سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی دعاؤں کا ذکر شروع ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ میں آپ کو الہاماً عطا کی گئیں۔ اسی طرح بہت سی اور الہامی دعائیں ہیں جن میں کچھ قرآن کریم کا حصہ شامل ہے اور کچھ اس کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ دعائیں آپ کو سکھائی گئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آج کے خطبہ جمعہ میں حضور علیہ السلام کی الہامی دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے مختلف ادعیہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام کو الہاماً یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ تیری دعا مقبول ہو گی۔ ان الہامی دعاؤں میں یہ بھی ہیں اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن . رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً . رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْن ۔ یعنی اللہ بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے رب میرا علم بڑھا۔ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما دے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھائی۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْداً وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْن۔ اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ایک ہی سال میں کروڑہا احمدی بن رہے ہیں۔ سارا انڈونیشیا بھی اس دعا کی قبولیت کا گواہ ہے کہ خدا نے کس طرح آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا۔ حضور علیہ السلام نے جماعت کو ایک موقعہ پر تاکید فرمائی تھی کہ رکوع کے بعد قیام میں یہ دعا بھی کیا کریں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سکھائی گئی دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا میں آئندہ بہت بڑھ کر ترقی ہو گی۔ انشاء اللہ۔ حضور نے خاص طور پر یہ دعا کرنے کی تحریک فرمائی "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ الہامی دعائیں بھی کرنی چاہئیں جو آپ نے اپنی بیوی کے لئے کی تھیں۔ حضور انور نے مختلف ادعیہ کا ذکر کرنے کے بعد آخر پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعا سے متعلق بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔

انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ انڈونیشیا جیسا خلوص وپیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

جس ظلم کا مقابلہ پاکستان کی جماعتیں کررہی ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی

ان قربانیوں کا یہ صلہ ہے جو سب دنیا کی جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

جماعت انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ سے روح پرور خطابات، مجالس سوال وجواب، اجتماعی بیعت ٹی وی انٹرویوز اور ہزارہا افراد سے ملاقاتوں کے ایمان افروز اور روح پرور نظارے

(اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور افضال الٰہیہ سے معمور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ انڈونیشیا کی چند جھلکیاں)

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا میں قافلہ کے ایک ممبر ہونے کی سعادت حاصل ہے، حضور انور کے سفر کی مصروفیات کی جھلکیوں کے طور پر جو مختصر رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے:۔

(تیسری قسط)

۳۰/جون بروز جمعۃ المبارک: صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر مارکی میں پڑھائی (جو جلسہ گاہ کے لئے تیار کی گئی تھی) ۱۷ہزار سے زائد مرد وزن نے نماز ادا کی۔

☆......بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ مکرم قمرالدین صاحب نے پیش کیا۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔

☆......شام ساڑھے چار بجے اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ چار ہزار سے زائد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ اور آٹھ ہزار سے زائد مستورات نے شرف زیارت حاصل کیا۔ خواتین کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس بھی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دو ہزار سے زائد بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے، بچوں سے پیار کیا۔ اس موقع پر لاتعداد تصاویر اتاری گئیں۔ اس موقعہ پر جو ایمان افروز مناظر دیکھنے کو ملے ان کا ذکر بہت لمبا ہے۔ سوا چھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ رات کا قیام مرکز پارنگ میں ہی تھا۔

☆......اس روز شام ساڑھے چار بجے سے لے کر ساڑھے چھ بجے تک شدید موسلا دھار بارش ہوئی۔ نماز مغرب پر امیر صاحب انڈونیشیا نے بارش کے رکنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا کی۔ اسی لمحے بارش رک گئی۔ حضور نے اگلے روز خواتین کے ایک پروگرام میں اس کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور معجزات دکھاتا ہے۔

یکم جولائی بروز ہفتہ: پونے پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ حاضری ۱۷ہزار تھی۔

☆...... صبح پونے دس بجے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود سے حضور انور نے ملاقات کی۔ ان وفود میں آسٹریلیا، ملائشیا، سنگاپور، فلپائن، برونائی، تھائی لینڈ، جرمنی، امریکہ، یوکے، ہانگ کانگ اور سعودی عرب کے وفود شامل تھے۔

☆......گیارہ بجے حضور انور نے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے جاکر لجنہ سے خطاب فرمایا۔ پونے ایک بجے حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

☆......شام چار بجے بچوں اور بچیوں کے ساتھ ایک پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں دو ہزار سے زائد بچوں نے شرکت کی۔ جب حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو ان دو ہزار بچوں اور بچیوں نے یک زبان ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے گیت گایا۔ بڑا ہی ایمان افروز منظر تھا۔ یہ پروگرام بڑا دلچسپ تھا۔ بعض بچوں اور بچیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی نظمیں پڑھیں۔ اس قدر عمدہ آواز تھی کہ سننے والا نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ انڈونیشین بچے اور بچیاں ہیں۔ یہ تقریب سوا پانچ بجے ختم ہوئی۔

☆......پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے مبلغین اور معلمین اور ان کی فیملیز کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ اس کے بعد ان لوگوں کو شرف مصافحہ بخشا جو ابھی تک حضور انور سے مصافحہ نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد حضور عورتوں کے حصہ میں تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت عطا فرمایا۔ (اس موقع پر وہ خواتین موجود تھیں جو ابھی تک حضور انور سے نہیں مل سکی تھیں)۔

☆......چھ بجکر پچاس منٹ پر نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اس کے بعد غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ حضور انور نے اس مجلس کے آغاز میں ہدایت فرمائی کہ صرف غیر احمدی دوست سوال کریں کیونکہ یہ مجلس صرف ان کے لئے ہے۔ ساڑھے آٹھ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔

(صبح پونے دس بجے سے گیارہ تک ہونے والی ملاقاتوں کے دوران جزیرہ Sulawesi کے چیف آف بونے (Bone) نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ یہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ اس چیف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور کہا کہ اس تصویر کو وہ اپنے محل میں رکھیں گے)

۲/جولائی بروز اتوار: آج جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ چار بجکر چالیس منٹ پر نماز فجر ادا کی گئی۔ حاضری ۱۶ہزار سے زائد تھی۔

☆...... صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے ینگ لجنہ کے ایک پروگرام میں شرکت فرمائی۔ ایک ممبر نے حضور انور کی نظم "وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو" پڑھ کر سنائی۔ بہت عمدہ رنگ میں یہ نظم پڑھی گئی۔ یہ پروگرام دس بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

☆...... صبح کے اجلاس میں پروفیسر دوام نے بھی خطاب کیا۔ (موصوف کا ذکر قبل ازیں رپورٹ میں آچکاہے)

☆......سوا دس بجے اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی۔ اس موقعہ پر ۱۷۵۴ افراد نے بیعت کی۔ (حضور انور کے دورہ انڈونیشیا کے دوران یہ تیسری اجتماعی بیعت کی تقریب تھی)۔ حضور کے دست مبارک پر چیف آف بونے (Bone) نے ہاتھ رکھا۔ یہ ایک روز قبل حضور انور سے مل چکے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ صرف حضور انور کا چہرہ دیکھ کر بیعت کر رہے ہیں۔ اور احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ دعا کے بعد حضور انور نے اس چیف سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب انشاءاللہ آپ کے علاقہ میں آپ کے ذریعہ احمدیت پھیلے گی اور بڑی تعداد میں بیعتیں ہونگی۔

☆......دس بجکر پینتیس منٹ پر جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت وترجمہ کے بعد ایک انڈونیشین خادم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام "ہے شکر رب عزّ وجل خارج از بیاں" خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے ترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا تازہ کلام ایک انڈونیشین خادم نے پیش کیا جس کا عنوان تھا "انڈونیشیا"۔ کلام پیش کرنے سے قبل اس کا ترجمہ پیش کیا گیا تاکہ سامعین کو معلوم ہو سکے کہ کیا مضمون پیش کیا جارہا ہے۔

☆......اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا جس کا ترجمہ مکرم قمرالدین صاحب نے پیش کیا۔ اختتامی دعا سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جو خلوص، پیار انڈونیشیا کی جماعت میں دیکھا ہے میں نے دنیا میں کسی جماعت میں ایسا خلوص اور پیار ومحبت نہیں دیکھا۔ جو لوگ باہر سے آئے ہیں انہوں نے بھی خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ ان کی آنکھوں سے کس طرح آنسو رواں ہیں۔ چھوٹے بڑے سب کی آنکھوں سے کس طرح آنسو بہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ باہر سے آنے والے یہ پیغام یاد رکھیں اور واپس جاکر اپنے ملکوں میں یہ پیغام دیں کہ انڈونیشیا جیسا خلوص وپیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

فرمایا: آپ بخیر وعافیت واپس جائیں۔ سفر وحضر میں خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔ آپ کی طرف سے مجھے کوئی غم، دکھ کی خبر نہ ملے۔ فرمایا میرے لئے بھی دعا کریں، میں نے ابھی بعض علاقوں کے سفر کرنے ہیں۔ خدا مجھے ہر حال میں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ فرمایا ایک دعا میں ہمیشہ یاد کرواتا رہا ہوں۔ وہ پاکستان کے اسیروں اور شہداء کی فیملیوں کے لئے دعا ہے۔ ان کو کبھی بھی اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

فرمایا: انڈونیشیا میں بھی شہید ہوئے تھے۔ مَیں نے دوران سفر ان کے لئے دعا کی تھی لیکن جس ظلم کا مقابلہ پاکستان کی جماعتیں کررہی ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ابھی کل پرسوں پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ ایک علاقہ میں احمدیوں کو لوٹا گیا، مارا گیا، گھر لوٹے گئے۔ ان کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ سب دنیا میں جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ پس ان کے لئے دعا کریں۔ مخالفین کو کبھی یہ توفیق نہیں ملے گی کہ احمدیت کی ترقی کو روک سکیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ......الخ کی دعا کثرت سے پڑھا کریں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور اختتامی اجلاس ختم ہوا۔

☆......ایک بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

☆......شام چار بجے دو ٹی وی سٹیشنز کے نمائندوں نے حضور انور سے الگ الگ انٹرویو کیا۔ یہ انٹرویو پندرہ سے بیس منٹ تک جاری رہا۔

☆......اس کے بعد فیملیز کی ملاقات ہوئی جو ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان میں رونق افروز ہوئے۔ بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کیں اور تصاویر کھینچی گئیں۔ ساڑھے چھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

انڈونیشیا

تاریخی تناظر میں مذہبی رواداری اور آزادی کی سرزمین

(پروفیسر) سعود احمد خان

تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا کو یہ افتخار حاصل ہے کہ نسل انسانی کے ابتدائی دور میں یہ اس کا مسکن رہا ہے۔ کیونکہ اس سرزمین میں ایسے فوسلز (Fossils) مُتحجّر اجسام دریافت ہوئے ہیں جن کی ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ کروڑ سال پہلے یہاں ایسے جاندار وجود بستے تھے جن کو انسان کی ابتدائی شکل کہا جا سکتا ہے۔ آج سے ۳۵ ہزار سال قبل ایسے سیاہ فام پست قد انسان یہاں آباد تھے جو مقامی باشندوں اور آسٹریلیا سے آئے انسانوں کی کوئی مخلوط نسل تھی اور آٹھ ہزار سال پہلے ملیشیا اور ہندوستانی خون بھی یہاں کے باشندوں میں شامل ہو گیا۔ اتنے پرانے انسانی آبادی کے آثار کے باوجود یہ حیرت کی بات ہے کہ تاریخی دور یہاں اس وقت شروع ہوا جب جزیرہ نما ہندوستان سے ہندو مذہب کے ماننے والے یہاں آئے اور اس بات کا عیسوی کیلنڈر کے ساتھ یا چند صدی پہلے وقوع میں آنا تاریخ سے ثابت ہے۔ یعنی دو یا سوا دو ہزار سال قبل جو تاریخ کے قدیم زمانے سے بعد کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہندوؤں کی آمد سے انڈونیشیا میں تحریری مربوط تاریخی عمل شروع ہوا۔ ہندو مذہب کے غلبہ کی داستان مستند ماخذوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے تاریخ سے زیادہ افسانوی رنگ لئے ہوئے ہے۔ صرف ایک بات قابل تحسین ہے کہ یہاں ہندو مذہب کا پرچار بغیر تشدد کے عمل میں آیا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں کے ہندو معاشرہ میں ذات پات کی وہ تقسیم نظر نہیں آتی جو ہندوستان میں صدیوں سے قائم ہے۔ اور جس کے بعض بھیانک مناظر آج بھی کہیں نہ کہیں نظر آجاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں کے آنے سے قبل جاوا میں ایک بادشاہ تھا جو انسانی بچوں کا گوشت بہت شوق سے کھاتا تھا۔ یہ بچے خود اس کی رعایا کے ہوتے تھے۔ آخر وہاں آجی ساکو (Aaji Saku) نام کا ایک ہندو سادھو آیا اور کسی مقامی باشندہ کا مہمان ہوا۔ ایک دن سادھو نے میزبان کو غمگین پایا۔ معلوم ہوا کہ اس دن اس کے بچے کی بادشاہ کے دسترخوان کے بھینٹ چڑھنے کی باری تھی۔ سادھو نے اپنے جادو کے زور پر بچے کا روپ دھار لیا اور بادشاہ کے پاس چلا گیا اور بادشاہ کو ایک پچھوے میں تبدیل کر دیا۔ اس طرح وہاں کے لوگوں کو اس کے ظلم سے بچا لیا۔ لوگوں نے آدم خور ظالم کی بجائے اس سادھو کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اب ہندو مذہب ان جزیروں کی زمین پر چھا گیا اور ملک کو نوسانترا (Nausantra) کہا جانے لگا۔ یہ کہانی ہرگز تاریخی حقیقت نہیں بلکہ اپنے اندر ایک افسانوی رنگ رکھتی ہے۔ اگر اس میں کچھ حقیقت ہے بھی تو بس اتنی کہ کسی ہندو مذہبی شخصیت نے اپنی روحانیت کے اثر سے لوگوں کے دلوں پر ہندو مت کا سکہ جما لیا ہوگا۔ بہرحال کہانی سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا کے لوگ مذہب کے بارے میں شروع سے بڑے روادار تھے اور ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل تھی کہ اپنے مذہب کو روحانی اقدار پر پھیلانے کی کوشش کرے۔

ہم کو نہیں پتہ کہ سادھو آجی ساکو کا انڈونیشیا آنے کا زمانہ کون سا تھا البتہ ہمیں تاریخی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اشوک اعظم نے بھی بدھ کے مبلغین وہاں بدھ مت کو پھیلانے کے لئے بھیجے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے تو بدھ مت انڈونیشیا میں حضرت عیسیٰؑ سے قبل آگیا تھا۔ کیونکہ اشوک کا عہد ۲۷۳ سے ۲۳۲ قبل مسیح رہا۔ اس کا مطلب ہے ہندوستانی اثر انڈونیشیا میں عیسوی کلینڈر سے دو تین صدی پہلے کی بات ہے واللہ اعلم۔ لیکن بوڈوبوڈار (Bodobodar) کے مقام پر جو بدھوں کا مندر ہے وہ بہت بعد میں تعمیر ہوا ہے۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ کسی زمانہ میں بدھ مت یہاں کی غالب اکثریت کا مذہب تھا کیونکہ بوڈوبوڈار کا مندر دنیا میں بدھوں کے عظیم ترین مندروں میں سے ایک ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کی آمد اور اسلام کے غلبہ سے پہلے کئی ہندو اور بدھ بادشاہتیں یہاں قائم ہوتی رہیں۔ اس کا علم اس بات سے ہوتا ہے کہ یہاں بہت سی جگہوں کے نام ہندوانہ ہیں۔ نوسنترا کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اس کے علاوہ سورن دیپ یا سورن دیو بھی ان جزائر کا نام رہا ہے۔ یہ نام اور بعض انفرادی جزیروں کے نام بھی سنسکرت سے مشتق معلوم ہوتے ہیں۔

اسلام کی آمد سے ہندو مذہب کے زوال کا زمانہ شروع ہو گیا۔ اسلام کی اشاعت بھی پرامن تبلیغ سے شروع ہوئی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ خود مقامی باشندوں کی طرف سے بھی اسلام کو متشدد مخالفت کا سامنا نہ ہوا۔ سوائے ایک سلطنت مُجاپاہت (Mujapahat) کے جس نے مسلمانوں کو ان کے دین کی وجہ سے اپنے ظلموں کا نشانہ بنایا۔ اس کے ان ظلموں کے نتیجہ میں آخر کار مسلمان بھی اس سلطنت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے جو اسلام کے جزائر میں آنے سے قبل غالباً سب سے بڑی ہندو سلطنت تھی اور اس کو تہ و بالا کر دیا اور باقی ماندہ ہندوؤں نے بھاگ کر بالی (Bali) کے جزیرہ میں پناہ لی۔ سوائے اس واقعہ کے مسلمانوں نے پھر کبھی ہندوؤں کے خلاف تشدد کا کوئی مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پندرھویں صدی کا یہ واقعہ جس کے نتیجہ میں مُجاپاہت کی سلطنت کا تختہ الٹا گیا ایک اندرونی بغاوت تھی جو انڈونیشیا کی مذہبی رواداری کی روایات اور ضمیر کی آزادی پر قدغنیں لگانے کی وجہ سے کی گئی تھی۔

انڈونیشیا اور عربوں کے تعلقات تو اسلام سے بھی پہلے کے قائم تھے جب عرب تاجر اور ملاح بحر ہند میں اپنے جہاز چلایا کرتے تھے بلکہ وہ بحر الکاہل میں بھی داخل ہو چکے تھے۔ لیکن عربوں کا جزائر انڈونیشیا میں داخلہ اور خاص طور سے ان کے اندرونی علاقوں تک تاریخی اہمیت کے حامل اثرات تو ظہور اسلام کے بعد شروع ہوئے۔

جدید تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ انڈونیشیا میں اسلام کی اشاعت تاجر، واعظین یا مبلغین کے ذریعہ ہوئی جو حجاز، یمن، ایران، ہندوستان میں مالابار کے ساحل اور پاکستان میں ملتان سے وہاں جایا کرتے تھے۔ ان تاجر مبلغین کی انڈونیشیا میں آمد کی ابتداء خلفائے راشدین کے زمانہ سے ہی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیونکہ چینی زبان کے بعض تاریخی ماخذوں میں شرق الہند کے جزائر میں سے سماٹرا میں ۶۷۴ عیسوی میں ایک بڑی خوشحال عرب تجارتی آبادی کا ذکر ملتا ہے اور یہ بات اگرچہ خلفائے راشدین کے دور کی بات ہے لیکن اس کی خوشحالی سے یہ بات عیاں ہے کہ تاجر تو اس سے بہت پہلے سے آنے لگے ہونگے۔ لیکن عرب مورخین کے ہاں کسی ایسی عرب تاجروں کی وہاں آبادی کا ذکر نویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں ملتا اور وہ بھی ان تاجروں کے بارہ میں بتاتے ہیں کہ جزائر شرق الہند میں صرف کاروبار کرتے تھے۔ ان تحریروں کے مطابق باقاعدہ اسلام کی تبلیغ کا آغاز اس کے کافی عرصہ بعد بارھویں صدی میں ہوا جب ایک صاحب عبداللہ عارف وہاں تشریف لے گئے اور پھر ان کے مشن کو ان کے ممتاز مرید شیخ برہان الدین کے ذریعہ بہت فروغ حاصل ہوا۔ انہی کی تبلیغ سے ۱۲۰۵ء میں آچیا (Achia) کے راجہ نے اسلام قبول کیا۔ مسلمان ہو کر اس کا نام جہان شاہ ہوا اور وہ خود بھی ایک بڑا مبلغ اسلام بنا۔ بعض تذکروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ خود ایک غیر ملکی شخص تھا جو بطور مبلغ اسلام آیا اور بہت سے لوگوں کو مسلمان کیا۔ جنہوں نے اس کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور سری پاڈوکا (Sri Paduka) نام رکھا۔ چودھویں صدی میں حجاز سے مزید مبلغین آئے جن کے قائد شیخ اسمٰعیل نے پاسوری (Pasori) کے بادشاہ کو مسلمان کیا اور اس کا نام ملک صالح رکھا۔ اس کو بھی اسلام کی تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس کا انداز بیان بہت مؤثر ہوتا تھا۔

شاہ پاسوری ملک صالح کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ سادھو آجی ساکو کے ہندو مذہب کے پرچار سے ملتا جلتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مندر میں ایک جن رہتا تھا جو ہر مہینہ وہاں کے باشندوں سے ایک خوبصورت لڑکی کا مطالبہ کرتا تھا اور اس بہیمانہ مطالبہ کو پورا کرنے کے دوسرے دن صبح وہ لڑکی مندر کے دروازہ پر مردہ پائی جاتی تھی۔ نووارد مسلم مبلغ نے ایک شام دوشیزہ کے بھیس میں اپنے آپ کو پیش کیا اور تمام رات مندر میں تلاوت قرآن مجید کر کے گزار دی۔ دوسرے دن جب لوگ مندر پر آئے تو نووارد کو بالکل ہشاش بشاش پایا۔ تین دن ایسا ہی ہوتا رہا اور آخر کار ایک صبح جن مندر کے دروازے پر مردہ پایا گیا۔ راجا نے ایک دم اسلام قبول کر لیا اور اس کا نام ملک صالح رکھا گیا پھر وہ خود ایک مبلغ اسلام بن گیا۔ بعض لوگ جنؔ کے مارے جانے اور راجا کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کو شیخ برہان الدین سے منسوب کرتے ہیں۔ خواہ یہ کارنامہ کسی کا ہو یہ واقعہ بھی سادھو آجی ساکو کی کامیابی کی طرح روایتی زیادہ اور تاریخی کم مانا جاتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مبلغ اسلام اور جنؔ کے واقعہ میں اول الذکر کی روحانیت کا عمل کار فرما تھا نہ کہ کسی جادو یا مافوق الفطرت توہم پرستی کا۔

جاوا (Java) میں اشاعت اسلام چودھویں صدی عیسوی میں شروع ہوئی جب وہاں حجاز سے ایک صاحب مولانا ابراہیم تشریف لائے۔ ان کی تبلیغ سے جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے وہ بھی ولی اللہ شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض بادشاہ تھے یا شاہی گھرانوں سے ان کا تعلق تھا۔ یہ بات صرف جاوا سے ہی مختص نہیں بلکہ ایسی مثالیں تو انڈونیشیا کے جزائر میں بہت ملتی ہیں۔ مثلاً رادن (Radan) رحمت اور ان کے صاحبزادہ مخدوم ابراہیم، مولیٰ اسحاق۔ اور رادن فاتح جاوا میں۔ محمد صفی الدین بورنیو میں۔ بہاء اللہ ملوکا (Maluka) میں۔ سلطان محمد سماٹرا میں۔ پاتح اللہ (فاتح اللہ) اور ان کے بیٹے حسن الدین بانٹم (Bantum) میں۔ جام شاہور (Jahm Shahor) سری پاڈوکا (Sri Paduka) میں اور سلطان علی مغیث آچیا (Achia) میں۔ یہ سب شاہی خاندانوں سے تعلق رکھنے کے باوجود خود تبلیغ کیا کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی اپنے تخت شاہی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی رعایا کو کبھی تبدیلیٔ مذہب پر مجبور نہیں کیا۔ یہ بھی انڈونیشین تاریخ کا ایک منفرد پہلو ہے کہ ہندوستان، شرق اوسط، افریقہ اور سپین کے برخلاف انڈونیشین بادشاہ ایک اچھے باعمل مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے اچھے مبلغین اور واعظ بھی ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ بانٹم (Bantum) کے حکمران پاتح اللہ (فاتح اللہ) تو اپنی رعایا کے روحانی رہنما زیادہ معلوم ہوتے تھے۔ ۱۵۵۲ء میں وہ اپنے بیٹے حسن الدین کے حق میں تخت سے دستبردار ہو کر ہمہ وقت اسلام کے مبلغ ہو گئے۔ وہ انڈونیشیا میں ولی سونان گانانگ (Sonan-i-Gonang) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں یعنی گانانگ کے ولی جہاں ان کا مزار ہے۔ ان کے بیٹے حسن الدین کو بھی دین سے بہت شغف تھا اور اپنے اوقات کا بہت زیادہ حصہ وہ دینی مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ انڈونیشیا میں پانچ ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جن کے مزارات کو اولیاء کے مزارات کا تقدس حاصل ہے۔ یہ راڈن رحمت جن کو سونان نمپل (Sonan-Nimple) یعنی ولی نمپل کہا جاتا ہے ان کے بیٹے مخدوم ابراہیم کا لقب سونان بونانگ (Bonang) ہے۔ ایک راڈن پاکو شہزادہ گریساک

(Grisak) تھے ان کو سونان گیری بھی کہا جاتا ہے۔ پاتح اللہ کا لقب سونان گونانگ ہے۔ جہان شاہ کا مرتبہ بھی جو انڈونیشیا میں پہلے مسلمان بادشاہ تھے، کسی ولی سے کم نہیں۔ ان سب حکمرانوں کا تخت وتاج سے تعلق کے ساتھ ولی اللہ ہو جانے کا افتخار دراصل عبداللہ عارف ، مولانا ابراہیم ،سونان قدس، سونان میسیا (Masiya)، سونان درجات (Sonan Darjat) اور سونان کالی جاگا (Kali Jaga) رحمہم اللہ تعالیٰ کو جاتا ہے جنہوں نے اسلام کی اشاعت کا فرض ایسے ذوق وشوق سے ادا کیا کہ انڈونیشیا مسلمانوں کی اکثریتی آبادی کا ملک بن گیا۔ مختلف جزائر میں مسلم بادشاہتیں قائم ہونے لگیں اور جب تیرھویں صدی عیسوی میں مارکوپولو اس عظیم جزائر کی سرزمین میں آیا تو یہاں مسلمانوں کو بہت خوشحال حالت میں پایا۔ ابن بطوطہ جو ۱۳۲۴ء میں سلطان محمد تغلق کے دربار میں دہلی آیا تھا اپنے سفرنامہ میں بتاتا ہے کہ سماٹرا کے سلطان کے شہنشاہ ہند کے ساتھ سفارتی تعلقات تھے۔ سولہویں صدی میں جب پرتگیزی ملاح بحرالکاہل میں آئے تو انہوں نے جزائر شرق الہند میں مسلمانوں کا غلبہ پایا۔ اس زمانہ میں یورپ میں ان جزائر کو گرم مصالحہ جات کی وجہ سے Spice Islads کہا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان شاہی اور عوامی مبلغین کی کوششوں میں برکت ڈالی اور بہت جلد تمام جزائر انڈونیشیا میں اسلام پھیل گیا۔ مگر اسلام وہاں اقلیت کا مذہب بنا رہا۔ مگر اس اقلیت کو غیر مسلم اکثریت پر سیاسی غلبہ حاصل رہا لیکن یہ کوئی مستحسن بات نہیں کہ اسلام کو ملک کی اکثریت کی حمایت حاصل نہ ہو۔ اور مسلمان بادشاہوں کی غیر مسلم رعایا اسلام کے پرامن مذہب ہونے سے متاثر ہوئے بغیر ہزار سال اسلام سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں اور صوفیا پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے جنہوں نے محض تبلیغ کے ذریعہ کروڑوں غیر مسلموں کو اسلام کے سایہ عاطفت میں لانے کی کوشش کر کے اور اسلام کو وہاں اکثریت کا مذہب پرامن طریق سے بنا کر اسلام پر اس اعتراض کا عملی جواب فراہم کر دیا کہ اسلام صرف تلوار کا مذہب ہے اور دلوں کو جیتنے کے بجائے جسموں کو مارنے کے خوف یا ان کو گھائل کر کے اپنی نفری کو بڑھاتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

انڈونیشیا کی تاریخ کی ایک اور خصوصیت وہاں کے لوگوں کی امن پسند طبیعت ہے کہ یہ لوگ کم از کم ماضی میں کبھی جنگوں میں خود جارحیت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ان کی سیاست کا زریں اصول "Live and let Live" رہا ہے کہ پرامن رہو اور دوسروں کو بھی امن سے رہنے دو۔ اسی لئے انہوں نے اپنے لئے کبھی بھی جارحانہ بیرونی اثرات کو قبول کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ بدھ ازم، ہندو ازم اور اسلام سب مذاہب کو ان کے اپنے اپنے وقتوں میں انہوں نے قبول کیا کیونکہ وہ پرامن طریق پر ملک میں داخل ہوئے جبکہ چینی مذاہب اور عیسائیت کو وہاں فروغ حاصل نہ ہوا کیونکہ یہ مذاہب جارح اقوام کے ساتھ وہاں آئے۔ قبلائی خان نے ۱۲۹۳ء میں ایک چینی فوج بھیج کر انڈونیشیا کے جزائر کو فتح تو کر لیا لیکن چینیوں کو وہاں کبھی پذیرائی حاصل نہ ہوئی کیونکہ وہ اس ملک میں بزور شمشیر داخل ہوئے۔ انڈونیشی قوم نے ماضی میں کبھی بھی اپنی آبادی کے ایک حصہ کے دوسرے حصہ پر تشدد کو برداشت نہیں کیا جیسے کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ماجاپاہت کی سلطنت کا خود انڈونیشی عوام نے تختہ الٹ دیا کیونکہ وہاں بادشاہ نے پرامن مسلم آبادی کے خلاف تشدد اختیار کیا جبکہ مسلمان پرامن طریق یعنی محض تبلیغ کے ذریعہ اشاعت اسلام کر رہے تھے۔

اسی طرح جب یورپ کی پرتگالی اور ڈچ اقوام نے اس انڈونیشیا پر اپنی استعماریت قائم کی تو ساتھ عیسائیت کو بجائے ایک روحانی اصلاح کے اپنی استعماریت کے مذہب کے طور پر پھیلانا چاہا۔ لیکن جس طرح یورپین استعماریت انڈونیشیا کے جزائر میں قبولیت عامہ حاصل نہ کر سکی کیونکہ وہ اقلیت ہوتے ہوئے وہاں زبردستی مقبوضات قائم کر رہے تھے اسی طرح عیسائیت بھی استعماری حکمرانوں کے دین ہونے کے سبب قابل قبول نہ ہوئی۔ مزید برآں پہلے پرتگالیوں نے اور پھر ڈچ لوگوں نے اپنے سیاسی تسلط کی خاطر ایسے بہیمانہ طریق اختیار کئے کہ انڈونیشین عوام وخواص کے دل اپنے متشدد قابض حکمرانوں کے خلاف نفرت سے بھر گئے۔

پرتگالی حکمرانوں نے ملوکا کے سلطان بولیفا (Bolefa) کو گرفتار کر کے اس کے جسم کو نیزوں سے پہلے زخمی کیا اور پھر اسی زخمی حالت میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر گوا کے مقام پر لائے جہاں اس زخمی جسم کو ایک ایسے حوض میں ڈال دیا جو نمک ملے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ کس قدر اذیتناک طریقے سے اس کو مار ڈالا گیا۔

ڈچ حکمران تین دن تک جکارتہ میں غارتگری مچاتے رہے۔ مکانوں کو مسمار کیا، مسجدوں کو شہید کیا، کھیتوں کو آگ لگائی اور باشندوں کے پاس جو کچھ تھا لوٹ لیا۔ اس بھیانک غیر انسانی سلوک کے بعد ان کے ہم قوم مشنریز محبت کا وعظ کرتے ہوئے آئے گویا مگرمچھ کے آنسو تھے۔ پس ابتدا سے ہی انڈونیشین باشندے یورپین اقوام کے مخالف ہو گئے۔

ڈچ حکمرانوں یعنی ہالینڈ کے خلاف قومی آزادی کی مہم سنہری کارناموں کی داستان ہے۔ یکے بعد دیگرے عظیم فرزندان انڈونیشیا آزادی کے لئے تختہ دار پر قربانیاں دیتے چلے گئے۔ نیک نفس اور ولی امام بونجول (Bonjol) جنہوں نے سماٹرا میں غیر ملکی ڈچ حکومت کے خلاف فوجی علم بغاوت بلند رکھا آخر کار ۳۲ سال جیل میں نظربندی کی صعوبتیں اٹھا کر وہیں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ ڈیپونیگارو (Diponegaro) اس سے پہلے ایسی ہی اذیت ناک موت سے دوچار ہوئے تھے۔ وہ معمولی آدمی نہ تھے وہ بادشاہ ماتارام (Mataram) کے شہزادہ تھے۔ خداترس شاہزادے کو جو اپنا اکثر وقت دین حق کے متعلق وعظ و نصیحت میں گزارتا تھا، ڈچ حکومت کے ظالمانہ رویہ نے غیر ملکی استعماریت کی مخالفت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کی پاداش میں دھوکہ اور فریب سے ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا جہاں انہوں نے ۱۸۳۵ء میں وفات پائی۔ ۱۸۹۱ء میں ایک قومی سیاسی لیڈر ٹیکو عمر نے بھی ڈچ استعماری حکومت کے ہاتھوں ایک فوجی جھڑپ میں زخموں کی تاب نہ لا کر وطن کی آزادی کی خاطر جان کی قربانی دی۔ ایسی کئی فوجی جھڑپوں کے بعد انڈونیشین قوم پرستوں نے اپنی جنگ آزادی کے لئے نئی حکمت عملی اختیار کی۔ بیسویں صدی کے شروع ہی سے انہوں نے مغربی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دینی شروع کر دی تاکہ جدید علم کی روشنی کے ہتھیار سے ڈچ حکومت کا مقابلہ کریں۔ ڈاکٹر وحیدالدین اور ڈاکٹر سماٹو (Samato) نے نئی نسل کو مغربی تعلیم سے آشنا کرانے میں بڑا کام کیا۔ حاجی عمر سعید نے جو بیک وقت صحافی بھی تھے اور سیاستدان بھی ان نئی تعلیمی اصلاحات کو سیاسی بیداری کے لئے اندرونی محاذ پر خوب استعمال کیا تو بیرونی محاذ پر انہوں نے معتمر عالم اسلامی میں سرگرم حصہ لے کر مسلمانوں کی عالمی رائے عامہ کو انڈونیشیا کی آزادی کے حق میں ہموار کیا۔ نوجوان خون ان کی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوا۔ جن میں ڈاکٹر عبدالرحیم سوکارنو، سلطان سجاہیر (Sjahir) (جن کو برصغیر پاک و ہند میں لوگ شہریار کے نام سے پکارتے تھے۔ نہ معلوم ان کے نام کے انڈونیشین زبان میں یہی معنی ہی یا کچھ اور) اور محمد حتّی (Hatta) بہت نمایاں تھے۔ آخرالذکر ایک رسالہ Indonesian Mardika یعنی انڈونیشین آزادی بھی نکالتے تھے۔ ہالینڈ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے والے بعض انڈونیشی نوجوان طالب علم بھی وطن کی آزادی کی اس جدوجہد میں اپنے سیاسی رہنماؤں کے ساتھ ہم آواز ہو گئے۔ دراصل انڈونیشیا کا لفظ اپنے وطن میں انہی نوجوانوں نے ایک جرمن دانشور ڈاکٹر بوتان (Botan) کی تجویز پر مقبول بنایا جبکہ ان جزائر کو ڈچ حکمرانوں نے ڈچ ایسٹ انڈیز یا مشرقی نیدرلینڈ کا نام دے رکھا تھا۔ یہ نیا نام بہت مقبول عام ہو گیا کیونکہ یہ نام غیر ملکی حکمرانوں کے دل میں خلش کا موجب نہ تھا۔

دوسری جنگ عظیم (۱۹۳۹ء-۱۹۴۵ء) کے دوران جاپانیوں نے ہالینڈ کے ہاتھوں سے ان جزائر کو چھین لیا۔ ان کا انداز حکمرانی یورپین استعماری حکمرانوں سے قطعی مختلف نہ تھا۔ صرف انہوں نے بھی اس کو انڈونیشیا کے نام سے پکارا لیکن ایسا قومی آزادی کے جذبات کے احترام میں نہیں کیا بلکہ ان کو ڈچ قوم یا ہالینڈ کو نیچا دکھانا مقصود تھا۔ جب ۱۹۴۵ء میں اتحادی طاقتوں نے جاپان کے خلاف بڑھنا شروع کیا اور اس کو شکست دکھائی دینے لگی تو اس کو کئی محاذوں سے ہٹنا پڑا اور آخر کار جاپانی حکمران بھی انڈونیشیا کو خیرباد کہہ گئے۔ جس دن جاپانیوں نے ان جزائر کو چھوڑا بلا توقف مقامی سیاسی لیڈروں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ایک عبوری دستور کے تحت ایک آزاد انڈونیشیا کی پارلیمنٹ قائم کر دی گئی۔

جنگ کے ختم ہوتے ہی ڈچ فوجیں پھر انڈونیشیا میں داخل ہو گئیں اور ہالینڈ نے اپنے اس مقبوضہ پر اپنا حق جتانا شروع کر دیا۔ لیکن آزادی کے سرفروشوں نے بھی حب الوطنی کے جذبہ کے ساتھ ہالینڈ کے اس دعویٰ کو اولوالعزمی اور حوصلہ کے ساتھ چیلنج کیا۔ عالمی رائے عامہ بھی ہالینڈ کے خلاف ہو گئی اور آخر ڈچ افواج کو بے نیل ومرام وہاں سے واپس نکلنا پڑا۔

۳۰ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو یونائیٹڈ سٹیٹس آف انڈونیشیا کا قیام عمل میں آیا جس کی خودمختاری کو مکمل استقلال کے ساتھ خود ہالینڈ اور اقوام متحدہ یعنی (UNO) نے بھی تسلیم کر لیا۔

فیڈریشن آف انڈونیشیا زیادہ عرصہ نہ چل سکی کیونکہ اس کے نام پر ملک کے اتحاد میں رخنے پڑنے کے اندیشے پیدا ہونے لگے۔ آخر ایک ملک ایک ریاست کے تصور نے زور پکڑا اور ریپبلک آف انڈونیشیا کے نام سے نیا دستور بنایا گیا۔

عمدہ، تازہ اور لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
ربوہ کی مشہور دکان پنجاب سویٹس والے اب ٹوٹنگ (لندن) میں بھی آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں
PUNJAB SWEETS
172-Upper Tooting Road
Tooting London SW17 7ER
Tel: 020 8767 3535
Fax: 020 8767 5623

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بیلہ بوتیک
جلسہ سالانہ ۲۰۰۰ء کی خصوصی آفر (سٹاک حاضر ہے) پہلے آیئے، پہلے پایئے
لون سوٹ ۲۹ مارک — کاٹن سوٹ ۳۹ مارک
Tel: 069 24279400 & 0170 2128820
Kaiser Str 64 Laden 29 - Frankfurt

خطبہ جمعہ

انسان کو چاہئے کہ نماز میں ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے

نماز کی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور اس تعلق میں قدم قدم پر دعائیں سکھائیں ان کا احادیث نبویہ کے حوالے سے تذکرہ اور احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–
فرمودہ ۹/جون ۲۰۰۰ء/ ۹/احسان ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام بادکروئزناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿قُلِ ادْعُو اللّٰهَ اَوِدْعُوا الرَّحْمٰنَ . اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى . وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً﴾۔(سورة بنی اسرائیل آیت ۱۱۱)

تُو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تُم پکارو سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔اور اپنی نماز نہ بہت اُونچی آواز میں پڑھو اور نہ اُسے بہت دھیما کرو اور اِن کے درمیان کی راہ اختیار کرو۔

یہ جو سلسلۂ خطبات ہے یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں سے متعلق ہے۔دن رات، صبح وشام، اٹھتے بیٹھتے، آپ نے اپنے لئے، اپنی امت کے لئے دعائیں کی ہیں، قیامت تک کے لئے، یہ وہی مضمون ہے جو اب بھی جاری رہے گا۔ آج چونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے جو بھی خدام سن رہے ہیں وہ توجہ دیں کیونکہ آج نماز کی اہمیت سے متعلق یہ خطبہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور قدم قدم کی دعائیں بتائیں ان سب دعاؤں کا مضمون ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ نماز والے حصہ کو خصوصیت کے ساتھ خدام ذہن نشین کریں، دل میں جگہ دیں اور کبھی بھی نماز کی اہمیت کو نہ بھولیں۔

ایک حدیث بخاری کتاب الاذان سے لی گئی ہے۔ عن جابر بن عبداللہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے اے اللہ!جو اس کامل دعوۃ اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور آپ کو اس مقام محمود پہ فائز کردے جس کا تو نے آپؐ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت جائز ہوگی۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیشہ اذان سننے کے بعد پڑھتے ہیں۔ابھی بھی اٹھنے سے پہلے میں نے انہی الفاظ میں دعا کی تھی۔ تو اب میں اصل الفاظ آپ کے سامنے پھر رکھتا ہوں کوئی مشکل نہیں ہے، اس کو آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْداً الَّذِىْ وَعَدْتَهٗ ۔ یہ دعا کے الفاظ ہیں۔ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

ایک حدیث مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس نے مؤذن کی اذان سنتے ہوئے یہ دعا پڑھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے یعنی ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ سے بطور رب اور محمدؐ سے بطور رسول اور اسلام سے بطور دین راضی ہوں تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

"یہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک انسان نے جو گناہ کئے ہیں اگر وہ خلوص نیت سے یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ از سر نو اس کا حساب شروع کر دے گا۔ ہر اذان کے وقت ایک وقت آتا ہے جب ہمارے گناہ بخشے جا سکتے ہیں اور پھر اگلی اذان سے پہلے پہلے انسان پھر بھی اپنے دل کو میلا کرتا چلا جاتا ہے پھر خدا کی طرف سے یہ رحمت اترتی ہے، پھر اترتی ہے پھر رات کو تہجد کے وقت بھی انسان کے لئے موقع ہے کہ اپنے دل کو پاک وصاف کرتا رہے۔

ایک روایت سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں اے اللہ یہ تیری رات کی آمد اور تیرے دن کی واپسی کا وقت ہے اور یہ تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس تو میری مغفرت فرما۔(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول عند اذان المغرب)

پس جو آواز انسان سنتا ہے مغرب کے وقت دن ختم ہو رہا ہے، رات آنے والی ہے، تو پکارنے والوں کی آوازیں انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ اللہ ہم پر رحم فرما اور ہماری مغفرت فرما۔

ایک حدیث ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین بنایا گیا ہے۔اے اللہ!اماموں کو ہدایت پر قائم رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

'امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن کو امین بنایا گیا ہے'۔امام ضامن ہوتا ہے تمام مقتدیوں کا، اس کی دعاؤں میں مقتدیوں کی دعائیں بھی شامل ہو جاتی ہیں اس لئے امام کو ضامن فرمادیا۔ وہ ذمہ دار ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی اور اپنے مقتدیوں کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور 'مؤذن امین ہے' اس نے ایک پیغام امانت کے ساتھ دوسروں تک پہنچادیا۔اور 'مؤذنوں کے لئے مغفرت فرما' انہوں نے امانت کا حق ادا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے بخش دے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۳ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے اور اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ پوچھنے پر پتہ چلا کہ مرفوع ہے یعنی آنحضرت ﷺ تک سند پہنچی تھی۔ اور آپؐ ہی نے یہ فرمایا تھا۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس نے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دعا کی:"اے اللہ!میں تجھ سے سوال کرنے والوں اور اپنے پیچھے چلنے والوں کے حق میں سوال کرتا ہوں"۔ پیچھے چلنے والوں سے مراد اہل وعیال اور اولاد تمام جو نمازیوں کو دیکھ کر نمازی بن جایا کرتے ہیں، وہ سب مراد ہیں۔ 'اور میں شر، کبر اور ریاء اور لوگوں کی تعریف سننے کی غرض سے نہیں نکلا'۔ یعنی تو جانتا ہے کہ میرا دل اس بات سے پاک ہے کہ میں جا رہا ہوں تو کوئی مجھے دیکھے، سمجھے کہ بہت بڑا نمازی جا رہا ہے۔ میں ان چیزوں سے پاک ہوں اور تو ہی جانتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوں، تو مجھے پاک کر دے۔ 'میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کا طالب ہو کر نکلا ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا طالب ہوں کہ تو مجھے آگ کے عذاب سے بچا اور مجھے میرے گناہ بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخش سکتا ہے'۔

اب وضو کے بعد کی ایک دعا ہے عن عمر بن الخطاب۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی

دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ وہ ان میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب مایقال بعد الوضوء)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں آٹھ دروازوں سے کیا مراد ہے، اس کا وضو سے کیا تعلق ہے۔ تو اس پر میں نے گن کر دیکھا تو پہلے ہاتھ دھوتے ہیں یہ ایک، وضو کے وقت پہلے ہاتھ کی صفائی سے کلی کرنا دوسرا، ناک میں پانی ڈالنا تیسرا، سارا چہرہ دھونا چوتھا، کہنیوں تک بازو دھونا یہ پانچواں ہے اور سر کا مسح یہ چھٹا ہے اور پھر گدی سمیت گردن پر ہاتھ پھیرنا یہ پیچھے کی طرف جو ہاتھ پھیرنا ہے یہ ساتویں حرکت ہے اس میں اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا آٹھواں ہے۔ یہ سارے جو اعمال ہیں کرتے وقت اگر خلوص نیت ہو اور انسان پاکیزگی کے لئے عمل کرتا ہے جو بدنی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے تو فرمایا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

پھر یہ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو، ہر شخص کے اپنے رجحانات ہوتے ہیں اور بعض لوگ خاص بعض وضو کی حرکتوں کے وقت، وضو کرتے وقت بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں تو کوئی بعید نہیں کہ اس سے یہ مراد ہو مگر اس میں وضاحت موجود نہیں کہ ہر دروازہ سے داخل ہو کیا مراد ہے۔ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ لیکن دروازوں کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ کوئی ایسے Gate نہیں ہیں جو جنت میں لگے ہوئے ہیں کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے، کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے۔ یہ ایک روحانی تمثیلی کلام ہے صرف اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارا شوق بڑھانے کی خاطر، توجہ دلانے کی خاطر ان سب چیزوں کو ایک تسلسل سے بیان کیا ہے مگر ظاہری طور پر وہاں کوئی ایسے Gate نہیں ہونگے۔ اسی دنیا میں ہم اپنی جنت بناتے ہیں اور وہ Gate کھول دیتے ہیں اپنے لئے۔ تو کیسی جنت بناتے ہیں کس طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں، کونسی نیکیاں کرتے وقت زیادہ یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو۔ یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

ایک حدیث ہے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ اور جب آپ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ)

تو جاتے وقت رحمت کی دعا ہے، نکلتے وقت فضل کی دعا ہے۔ رحمت سے مراد روحانی برکتیں ہیں ساری اور فضل سے مراد روحانی برکتوں کے حصول کے بعد جو اللہ تعالیٰ رزق کے راستے کھولتا ہے انسان اپنے اپنے کاموں میں واپس جاتا ہے تو اس کو فضل کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کیسی برمحل اور برموقع دعائیں جانے کی الگ اور آنے کی الگ سکھائی ہیں اور ان سب میں بڑی گہری حکمت ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کلام کو بہت گہری نظر سے پڑھنا چاہئے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جو کسی حکمت سے خالی ہو۔

ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنن نسائی میں مذکور ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں یہ آپ تکبیر اور قراءت کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ اے اللہ مجھے خطاؤں سے ایسے پاک فرما دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔ (سنن نسائی کتاب الطہارۃ)

ایک حدیث ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو سنن ترمذی سے لی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب رکوع کرے تو رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھے۔ اس طرح اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا۔ (سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

یہ کم سے کم مراد ہے اور زیادہ سے زیادہ وہ کثرت سے دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں مانگی ہیں، سجدہ میں بھی مانگی ہیں۔ لیکن اگر کوئی عام سادہ آدمی صرف تین دفعہ پر ہی اکتفا کرے اور اس کے بعد سَمِعَ اللّٰہ کے لئے کھڑا ہو جائے یعنی تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھ کے پھر تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کے پھر وہ کھڑا ہو جائے تو یہی اس کی نماز کے لئے کافی ہے اور اگر انسان ان لفظوں پر غور شروع کر دے تو حقیقت یہ ہے کہ اسی غور میں ڈوبا رہے گا اور بہت سے مضامین اُس پر انہی کے اندر کھلتے چلے جائیں گے۔

حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ کو قادیان میں ہم نے دیکھا کہ بہت لمبی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سجدہ میں جا کے بعض دفعہ لگتا تھا کہ اٹھنا ہی بھول گئے ہیں تو اس کے بعد کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ سجدہ میں کتنی دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا تین دفعہ۔ اس نے کہا تین دفعہ؟ اتنی دیر؟ تو انہوں نے کہا جب میں ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی کہتا ہوں تو معنوں کے سمندر میں غوطہ مار جاتا ہوں اور وہ معنے دوہراتا رہتا ہوں، دوہراتا رہتا ہوں اور پڑھتا صرف ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی ہوں۔ پھر جب دوسری دفعہ شروع کرتا ہوں تو اور معانی مجھ پر کھل جاتے ہیں۔ پھر تیسری دفعہ پڑھتا ہوں تو اور معانی مجھ پہ کھل جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ تین دفعہ بھی کافی ہے تو اس تین دفعہ میں بھی بڑی وسعتیں ہیں۔

ایک حدیث ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہ ترمذی سے لی گئی ہے۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھا کرتے تھے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی پڑھا کرتے تھے۔ اور جب بھی کسی رحمت والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب بھی کسی عذاب والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور عذاب سے پناہ مانگا کرتے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ایک حدیث سنن نسائی کتاب التطبیق سے لی گئی ہے۔ رفاعہؓ بن رافع سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ رفاع بن رافع کے ساتھ رضی اللہ نہیں لکھا ہوا یہاں مگر وہ بہر حال صحابی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اس لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی کہ اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ مقتدین میں سے ایک شخص نے کہا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں بکثرت پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اس کے لئے ہیں۔ پھر جب حضور نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ ابھی کون دعا پڑھ رہا تھا اس کی آواز آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک پہنچ رہی تھی۔ اس شخص نے عرض کیا میں یا رسول اللہ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کو پہلے لکھتا ہے۔

اب یہاں بھی یہ مراد نہیں ہے کہ فرشتے ایک دوسرے سے لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔ مراد یہ ہے کہ یہ ایسے الفاظ ہیں جن کو اپنے قلب پر رسم کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور جس کے قلب پر یہ نقش ہو جائیں اس کو گویا ایک نعمت عظیمہ مل گئی۔

ایک مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مَا یُقَالُ فِی الرَّکُوع میں حدیث ہے۔ مطرف بن عبداللہ بن الشَّخِیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ کہا کرتے تھے: "سبوحٌ، قدوسٌ، رب الملئکۃ وَالرُّوح۔ میرا خدا وہ ہے جس کی بہت زیادہ تسبیح کی جاتی ہے، وہ بہت پاک ہے اور ملائکہ اور روح کا رب ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی پڑھنے کی روایت ہے جو قطعی ہے وہ غلط ہے اور اس کی بجائے رسول اللہ ﷺ بعض نمازوں میں یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ مراد نہیں ہے۔ غالباً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کی تہجد کی دعاؤں کی بات کر رہی ہیں جن میں کثرت سے دعائیں ہوا کرتی تھیں۔ صرف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعلٰی نہیں بلکہ بہت سے نام لے کے خدا کے ان ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کیا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ آپ کسی اور بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کیا پھر میں واپس آ گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ رکوع میں، سجدہ میں وہیں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہتے چلے جاتے تھے دوہراتے ہوئے، یہی بار بار دوہرا

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020 8265-6000

رہے تھے۔ اس پر میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں کسی اور حال میں تھی اور آپؐ تو کسی اور حال میں ہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب مایقال فی الرکوع والسجود)

ایک حدیث صحیح مسلم کتاب التفسیر سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے رکوع و سجود میں اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ اب یہ جو دعا ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے پتہ چلے گا یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام رکوع اور تمام سجود میں یہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دراصل اس کا ایک سورۃ سے تعلق ہے جسے سورۃ النصر کہا جاتا ہے۔ اس سورۃ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ضرور یہ دعا رکوع اور سجدوں میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اگلی حدیثوں میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد ہر نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب تفسیر القرآن سورۃ اذا جاء نصر اللہ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث صحیح مسلم میں درج ہے کہ آپ اپنی وفات سے قبل کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اس میں نماز مراد نہیں، اٹھتے بیٹھتے یہ دعا آپؐ کی وردِ زبان تھی سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ اے اللہ پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیا کلمات ہیں جو آپ نے اب کہنے شروع کر دئے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں میرے لئے ایک علامت ٹھہرائی گئی ہے یعنی سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کا نزول اور جب میں یہ دیکھوں تو یہ دعا کیا کروں۔ مراد یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس سورۃ کے نزول کے بعد بکثرت کشفاً وہ نظارے دکھائے گئے تھے جس میں جوق در جوق لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونگے اور اس مناسبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خصوصاً آخری ایام میں بکثرت یہ دعائیں پڑھی تھیں۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ میرے سارے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و باطن گناہ مجھے بخش دے۔

یہاں بھی جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا ہے یہ اس کے علاوہ اور بھی بہت کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے رسول اللہ، یہ ان میں سے ایک ہے اور آپ کے سجدے بعض دفعہ اتنے طویل ہوتے تھے کہ ایک انسان کی تہجد کی ساری نماز بھی اتنی طویل نہ ہوگی جتنے آپؐ کے سجدے طویل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ آپؐ کے قیام اتنے طویل ہوا کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے پاؤں سوج جایا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ دعاؤں میں مگن، مصروف سوچتے بھی نہیں تھے کہ آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ رات کی نماز میں آنحضرت ﷺ سجدوں کے درمیان میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری اصلاح فرما، مجھے رزق عطا فرما اور میرا رفع فرما۔

نماز میں قیام، رکوع، سجود کی دعائیں ایک لمبی حدیث ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں تقریباً ساری نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے حوالہ سے پہلے تو وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی نیت اور عام طور پر ہماری کتابوں میں چونکہ اصل الفاظ اِنِّی وَجَّهْتُ قرآن کریم میں درج ہیں اس لئے اِنِّی سے شروع کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیت باندھتے وقت جتنی بھی حدیثیں میں نے دیکھی ہیں ان میں صرف وَجَّهْتُ پڑھا کرتے تھے۔ تو اس کو یاد رکھیں کہ نمازوں میں جہاں بھی چھپی ہوئی ہے وہاں بھی آئندہ درستی ہو۔ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں اپنی توجہ خالص کرتے ہوئے اس ذات کی طرف رجوع کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اس کے بعد یہ بھی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے کہ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو دیر تک توقف کیا کرتے تھے تکبیر کے بعد تو یہ دعائیں بھی ساتھ مانگا کرتے تھے۔ سب کے لئے تو اس کی اتنی توفیق نہیں ہو سکتی مگر رسول اللہ ﷺ کا یہ دستور تھا کہ بعض دفعہ تکبیر کے بعد بہت لمبا توقف کیا کرتے تھے اور کثرت سے اس میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ ایک یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کی دعا لکھی ہے: 'اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ اور اخلاق حسنہ کی طرف میری راہنمائی فرما اور اخلاق حسنہ کی طرف راہنمائی کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اور اخلاق سَیِّئَة کو مجھ سے دور رکھ اور اخلاق سَیِّئَه یعنی برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی مجھے سے دور نہیں کر سکتا۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ اور تمام تر سعادتیں اور تمام تر خیر تیرے ہاتھوں میں ہی ہے۔ اور شر تیری طرف سے نہیں ہے یعنی شر بھی انسان ہی پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پیدا نہیں کرتا۔ وہ خدا تعالیٰ نے جو نیکی کی تعلیم دی ہے اس سے ہٹنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جیسے سورج سایوں کا ذمہ دار تو نہیں ہے مگر جو سورج کی روشنی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے اس کا نفس اس میں حائل ہو جاتا ہے تو اس سے پیچھے جو اندھیرا ہے وہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے تو یہ باریک نکتہ ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہاں بیان فرمایا ہے اور شر تیری طرف سے نہیں ہے۔ میں تجھ سے ہوں اور تیری طرف مائل ہوں تو برکتوں والا اور بلند شان والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔

جب آپ رکوع فرماتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تیری خاطر یہ رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان رکھتا ہوں اور اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرا خشوع اختیار کرتے ہیں۔ جب آپ رکوع سے کھڑے ہوتے تو کہتے اے اللہ! اے ہمارے رب! تیری حمد ہو زمین بھر اور آسمان بھر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے برابر بھی۔ اور جو کچھ تو پیدا کرنے والا ہے، آئندہ جو پیدا ہونے والا ہے اتنی ہی حمد بھی تیری ہو۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو یہ کہتے اے اللہ! میں تجھے ہی سجدہ کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا چہرہ اس ذات کے حضور سر بسجود ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو مناسب شکل دی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ برکت والا ہے اللہ جو کہ پیدا کرنے والوں میں سے سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

پھر آپ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیانی وقت میں یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! جو خطائیں میں کر چکا ہوں اور جو کرنے والا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیں مگر انکساری کی حد ہے کہ آپؐ آئندہ کے لئے بھی اللہ ہی سے پناہ مانگتے تھے تا آئندہ کسی قسم کی کوئی خطا سرزد نہ ہو۔ بہت ادنیٰ لوگ ہیں ہم، ہمیں تو کثرت سے اس چیز کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو خطائیں میں کرنے والا ہوں ان سے بھی درگزر فرما اور جو میں نے ظاہراً کیا ہے اور جو میں نے مخفی طور پر کیا ہے اور جو میں زیادتی کر چکا ہوں تو مجھے بخش دے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل وقیامہ)

حِطّان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کوئی قعدہ کی حالت میں ہو اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ پہلے وہ یہ دعا پڑھے 'اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوَاتُ"۔ عام طور پر ہم الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ پڑھتے ہیں مگر یہ حدیث جو میرے سامنے ہے اس میں بیچ میں واؤ نہیں ہے یعنی صلوٰۃ اور طیبات دونوں صفت موصوف ہیں یا ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ترجمہ یہ ہے: تمام تحیات اللہ کے لئے ہیں۔ تمام پاکیزہ تعریفیں جو نمازیں ہی ہیں یعنی سب پاکیزہ تعریفیں جو ہیں وہ اصل میں نماز ہی ہے، نماز ہی میں ساری پاکیزہ تعریفیں ہوتی ہیں۔ اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (سنن نسائی کتاب التطبیق)

ایک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مسلم کتاب الذکر سے لی گئی

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 8553-3611

ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”یہ دعا پڑھا کرو کہ اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ پس تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے“۔ یہ دعا عربی میں ہے مگر جن لوگوں کو عربی نہیں آتی وہ دعا کا ترجمہ اپنی زبان میں یاد رکھ کر اس کو پڑھ سکتے ہیں۔

بخاری کتاب احادیث الانبیاء سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کعب بن عُجْرَہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ہے۔ کعب بن اُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ صحابی تھے۔ میں نے کہا ہاں مجھے وہ تحفہ ضرور دیجئے۔ تب انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اہل بیت پر درود بھیجنے کا کیا طریق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو سکھا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ محمد اور اس کی آل پر درود بھیج۔ یہ جو ہم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔ اَلتَّحِيَّات کے بعد پڑھتے ہیں یہ دعا ساری سنائی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

ایک حدیث بخاری سے لی گئی ہے۔ عَمرو ابن السُّلَیم الزّرقی سے مروی ہے کہ ابو حمید الساعدی نے انہیں بتایا۔ ابو حمید الساعدی یقیناً صحابی ہیں۔ یہاں رضی اللہ لکھنا بھول گیا ہے لکھنے والا، ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”یوں کہا کرو، اے اللہ! محمدؐ اور آپؐ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما۔ یہاں آل میں خصوصیت سے ازواج کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض لوگ مثلاً شیعہ کہتے ہیں کہ آل سے مراد محض آپؐ کی بیٹی اور اولاد ہے یہ روایت قطعیت کے ساتھ ان کا رد کرتی ہے۔ جب آل کہتے ہیں تو ساری ازواج مطہرات اس میں شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ یقیناً تو صاحب حمد اور بزرگی والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

نماز کے بعد کی دعا۔ یہ سنن ابی داؤد سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا: ”اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں“۔ بڑے خوش نصیب تھے معاذ۔ ”اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں“ دو دفعہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے کہ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں، تیرا شکر کر سکوں اور عمدگی کے ساتھ تیری عبادت کر سکوں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ)۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ یہ الفاظ ہیں، چند الفاظ ہیں جو خوب اچھی طرح یاد ہو جانے چاہئیں۔ نماز کے بعد یہ ذکر جو ہے مختصر اور بہت گہرا ذکر ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ایک حدیث ہے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ وہ مسلم کتاب المساجد میں مروی ہے۔ آپ نے اس کے علاوہ جو ابھی گزری ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، اس کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ یہ پڑھا کرتے تھے کہ اے اللہ تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری طرف سے ہی ملتی ہے۔ اے اللہ جلال اور عزتوں کے مالک خدا تو بہت برکت والا ہے۔ یہ دونوں دعائیں میں نے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب سے جو افریقہ کے بہت ہی قربانی کرنے والے مبلغ تھے ان سے سیکھ لی تھیں

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
MTA International
Prime
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
MAIL ORDER EXPORT
BANGLA TV
skydigital
SONY Entertainment Television
ZEE TV
+ All prices are exclusive of VAT

کیونکہ اکثر نماز میں میں ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوتا تھا یا جب بھی بیٹھا ہوتا تھا تو وہ اونچی آواز میں یہ دونوں دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اور اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ایک حدیث بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ورّاد بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے معاویہ بن سفیان کی طرف لکھ بھیجا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے، ہر تعریف اسی کو زیبا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو چیز تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک رکھے کوئی اسے عطا کرنے والا نہیں۔ کسی صاحب عظمت کو اس کی عظمت تیرے بالمقابل کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اب یہاں آنحضرت ﷺ کی جو دعا مذکور ہے ہر نماز کے بعد دوسری بہت سی مستند روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد اتنا لمبا عرصہ نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ اور اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ اور اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ یہ دعائیں تو لازماً پڑھی جا سکتی تھیں اس عرصہ میں۔ تو یہ ضروری نہیں کہ ہر نماز میں رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کی ذاتی نمازیں جو گھر پر ہوتی تھیں ان کے بعد آپؐ یہ دعا کرتے ہوں۔

نماز کے بعد کی ایک اور دعا مسلم کتاب الصلوٰۃ میں درج ہے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ آپؐ کے دائیں طرف ہوں تاکہ آپ ہماری طرف اپنا چہرہ کر کے متوجہ ہوں۔ چہرہ تو آپؐ بائیں طرف بھی کیا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سب سے پہلا سلام جو رسول اللہ ﷺ کا ہمیں پہنچے وہ دائیں طرف چونکہ ہوتا ہے اس لئے ہم وہاں بیٹھے ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنتا تھا رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْتَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ اے میرے رب! مجھے اس روز جب تو اپنے بندوں کو مبعوث کرے گا یا جمع کرے گا اپنے عذاب سے بچانا۔

تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختلف نمازوں کے بعد کئی مختصر دعائیں پڑھا کرتے تھے، کبھی کوئی کبھی کوئی۔ تو یہ جو ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ درست نہیں۔ ہر نماز کے بعد تو اور بہت سی دعائیں قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں۔ پس ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

ایک روایت الترمذی کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ اب یہ رات کے وقت صرف بیان کیا گیا ہے۔ اب سارے مسلمان جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ تو مختلف راویوں نے مختلف وقتوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپؐ کی دعائیں سنیں اور جس نے رات کو دیکھا وہ یہی سمجھتا رہا کہ رات کو کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آنحضور ﷺ ہر نماز میں بلا استثناء یہ دعا نیت کے بعد کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ پھر آپؐ پڑھتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا۔ اب یہ بھی سننے والے نے اسی طرح سنا ہوگا مگر رسول اللہ ﷺ کا دستور نہیں تھا کہ ہمیشہ یہی پڑھا کرتے۔ پھر آپ پڑھتے میں مردود شیطان سے اور اس کے وساوس سے اور اس کے نفخ و نفس سے سمیع علیم اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ایک حدیث سنن النسائی کتاب قیام اللّیل وتطوع النہار میں درج ہے۔ حضرت عاصم بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ قیام اللیل کی ابتداء میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پوچھی۔ قیام اللیل سے پہلے آنحضرت ﷺ دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے اور دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہتے اور دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰه کہتے اور دس دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے تندرستی عطا فرما۔ میں قیامت جگہ کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اب یہ نماز سے پہلے کی دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نیت باندھنے سے پہلے دعائیں کیا کرتے تھے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، جو رسول اللہ ﷺ اپنے لئے دعا مانگتے تھے وہی حضرت عائشہؓ نے ہمیں یہ کہہ کر سکھائی ہے کہ پوچھنے والے سے پہلے کسی نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کی نیت باندھنے سے پہلے کیا پڑھا کرتے تھے۔ پس یہ وہ دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت قرآن کریم کے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔ ’میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کو جس نے

اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں'۔ اب سجدوں کے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے جب کہتے ہیں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تو رب وہ ہے جس نے بہترین تربیت کر کے بلند تر مقامات تک پہنچایا۔ کس طرح خاک کو خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر اٹھایا اور آنکھیں بنائیں اور ہونٹ بنائے اور کان بنائے۔ یہ ساری چیزیں رب الاعلیٰ کے اندر ہی مخفی ہیں اور اسی پر غور کیا جائے تو یہ ساری باتیں کھل جاتی ہیں۔

الترمذی کتاب الصلوٰۃ میں ایک حدیث حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں۔ وتروں میں جو دعائے قنوت ہے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں یعنی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتروں میں پڑھتے ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں کو تو نے صحت وعافیت عطا فرمائی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی صحت وعافیت عطا فرما اور جن کا تو ولی ہو گیا ہے ان کے ساتھ میرا بھی ولی بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جس بات کا تو نے فیصلہ فرما رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ یقیناً تُو ہی فیصلہ کی قدرت رکھتا ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو ولی بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"موٹی بات ہے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے"۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ بتاریخ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے"۔

پس نمازوں کے بیچ میں بھی یہی فکر انسان کو دامنگیر رہے اور نمازوں کے دوران بھی کہ ہماری سب مرادیں صرف ایک خدا سے پوری ہوں گی۔

"دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو"۔ اور کامل یقین ہو کہ میں جو دعائیں کرتا ہوں وہ ضرور اللہ کے حضور مقبول ٹھہریں گی۔

"تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شاملِ حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے"۔ اب 'کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شامل ہو' سے مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ دعائیں من وعن اسی طرح قبول نہیں ہوا کرتیں جیسا کہ انسان مانگتا ہے اور حکم یہ ہے کہ پورے یقین کے ساتھ مانگے۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کی شان یہ چاہے اللہ کی حکمت بالغہ یہ پسند کرے کہ جو چیز مانگی جا رہی ہے وہ اس کے لئے درست نہیں اُس صورت میں کسی اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل ہو یعنی یقین کامل جو ہے وہ بہرحال ہے وہ پورا ہو کے رہے گا۔ اللہ کی طرف سے اس کی دعائیں اور رحمتوں اور اَور رنگ میں مقبول ہو جائیں گی جو اس کے لئے بہتر ہیں۔ تو اس صورت میں علم اور حکمت ترقی کرے۔ اس پہ غور کرے کہ خدا نے کیوں مجھے اس دعا کی مقبولیت کی بجائے جو میں نے مانگی تھی کچھ اور دیا ہے تو اس کو حکمت سمجھ آجائے گی اور اس کا علم اس سے بہت ترقی کرے گا۔

"چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے"۔ (ایام الصلح)۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ الہاماً یہ بتا دیتا ہے رؤیا کے ذریعہ خوشخبری دیتا ہے کہ ایسا ہو کے رہے گا۔ جب وہ اسی طرح ہو جاتا ہے تو پھر حقیقی اللہ کی معرفت ترقی کرتی ہے اور یقین سے انسان کا دل بھر جاتا ہے اور اس یقین کے نتیجہ میں پھر محبت کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور خدا کی محبت کی طرف لپکتا ہے اور پھر اسی محبت الٰہی کے نتیجہ میں ہر غیر اللہ سے انقطاع ہو جاتا ہے اور گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

اب آخری اقتباس ملفوظات جلد اول سے میں یہ پڑھ کے سناتا ہوں۔ "یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے"۔

اب یہ یاد رکھو دعائیں بہت کرو مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی کرو جو صرف دعا کے اوپر سمجھتے ہیں کہ انحصار اس حد تک ہے کہ مجھے عمل کی ضرورت نہیں، محنت کی ضرورت نہیں تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اور یہ بھی اس کے نفس کا تکبر ہے کہ وہ خدا جس نے اسباب کو پیدا کیا ہے ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ اس بندے کو کوئی بہت ہی بڑا سمجھتا ہے جس کو ذریعوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑا تو کوئی نہیں ہو سکتا جس سے خدا نے ایسا پیار کیا کہ کسی اور نبی سے ایسا پیار نہیں کیا اس کے باوجود آپ دعاؤں کے علاوہ سب ذرائع اختیار کرتے تھے۔ کوئی ذریعہ بھی ایسا نہیں تھا جس سے مقصد پورا ہو سکتا ہو اور آپ نے اختیار نہ کیا ہو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہی معنے اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸)۔ اب یہ بھی ایک باریک کلام ہے مطلب یہ ہے کہ اسباب کی جو توفیق ملتی ہے وہ بھی دعا سے ہی ملتی ہے تو ذریعہ اختیار کرنا ضروری ہے مگر یہ انسان سوچے کہ وہ ذریعے بھی تو خدا ہی نے مہیا کئے ہیں، جس کو اللہ ذریعہ مہیا نہیں کرتا وہ بیچارہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس کی نہ دعا رہی نہ اسباب رہے۔ پس دعا پہ حقیقی زور دو اور دعا یہ کرو کہ اللہ میری دعا کی قبولیت کے لئے مجھے وہ سچے ذرائع بھی عطا کر جن کی اتباع کے ذریعہ مجھے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مورخہ ۱۳/جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم عمادالدین ظہور صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ مورخہ ۱۰/جولائی کو ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے تھے۔ آپ چند مہینے پہلے اپنے بچوں کے ساتھ لندن پہنچے اور دارالضیافت لندن میں خدمات بجا لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بڑے اخلاص اور خندہ پیشانی سے مہمانوں کی خدمات بجا لاتے رہے۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

☆......مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ مورخہ ۱۵/مئی کو بعمر ۸۲ سال لاہور میں وفات پائی۔

آپ مکرم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ کراچی جو اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات میں دن رات مصروف رہتے ہیں کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں اور موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

☆......مکرم سلیم الدین صاحب آف انڈونیشیا۔ آپ "چربوں جماعت" کے ایک مخلص، نہایت مستعد خادم تھے۔ حضور انور کے دورہ انڈونیشیا کے دوران ۵/جولائی کو ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ایک حادثہ کے نتیجہ میں بعمر چالیس سال وفات پا گئے۔

☆......مکرم قمر اکبر صاحب بعمر ۱۵ سال بمقام "صبا" ملائشیا۔ خدام الاحمدیہ کے ساتھ پکنک منانے گئے اور نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پائی۔

مورخہ ۱۴/جولائی بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۲ بجے دوپہر مسجد فضل کے احاطہ میں مکرمہ ممتاز اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ مکرم امیر صاحب یوکے کی ہمشیرہ تھیں اور ایک لمبے عرصہ کی بیماری کے بعد ۱۲/جولائی کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نے طویل عرصہ تک دارالضیافت لندن میں مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص نیک خاتون تھیں۔

☆......اس کے ساتھ ہی محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ابن محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ ۱۷/جون کو ربوہ میں بعمر ۸۴ سال وفات پا گئے۔ آپ ۱۳/مارچ ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی۔ آپ کو خدا کے فضل سے ۴۵ سال سے زائد عرصہ تک خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ، جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بہن ہیں اور ان سے چھوٹے سب بچے انہیں پیار سے چھوٹی باجی کہتے ہیں کے علاوہ ایک بیٹا ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد اور تین بیٹیاں اور ان سب کے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مخلص دعا گو اور نیک فطرت تھے۔ مزاج دھیما تھا۔ خاموش طبیعت تھے۔ اللہ غریق رحمت فرمائے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ بلجیم کے

آٹھویں جلسہ سالانہ کا مبارک انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت، روح پرور خطابات، دلچسپ مجالس عرفان، سوال و جواب کی علمی مجالس، بچوں کی کلاس، چھ خوش نصیب بچوں کی آمین اور ملاقاتوں کا لمبا سلسلہ

(رپورٹ: نصیر احمد شاہد ۔ مبلغ سلسلہ)

الحمدللہ، ثم الحمدللہ کہ جماعت ہائے احمدیہ بلجیم کا آٹھواں سہ روزہ جلسہ سالانہ جس کا افتتاح ۲؍جون ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ سے ہوا۔ کامیابی و کامرانی سے ۴؍جون بروز اتوار حضور انور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب سے اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے دوران مستورات کے اپنے پروگرام کے سوا سارے پروگرام مردوں کے پنڈال سے لجنہ ہال کو سمعی وبصری ذرائع سے ریلے کئے گئے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں ان بابرکت ایام کی قدرے تفصیلی روئداد پیش ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری اور وقار عمل

جلسہ سالانہ سے تقریباً دو ماہ قبل مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں صدران جماعت بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں ڈیوٹیوں کی تقسیم ہوئی اور جماعتوں کو ڈیوٹیاں سونپی گئیں۔ اور صدران کو ان کا نگران بنایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ مختلف شعبوں میں شاپنگ، کھانا پکوائی، تقسیم، رہائش، صفائی، ٹرانسپورٹ، سیکورٹی، بجلی پانی، آڈیو ویڈیو اور جلسہ گاہ کے انتظامات تھے۔

جلسہ سے تقریباً دو ماہ قبل سے مکرم امیر صاحب کی نگرانی میں مختلف وقار عمل کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ بیرون از برسلز بعض جماعتوں کے گروپس بھی وقار عمل میں شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ سے دو روز قبل افسر جلسہ سالانہ کے زیر نگرانی مارکی لگائی گئی۔ فوڈ سٹال اور بک سٹال سمیت مختلف شعبوں کے ٹینٹ نما دفاتر بنائے گئے۔ جمعرات کو حضور اقدس کی تشریف آوری سے قبل اکثر انتظامات مکمل ہوگئے تھے۔

حضور انور کا ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جمعرات کے روز انگلستان سے بذریعہ فیری بلجیم کی بندرگاہ Ostende تقریباً ایک بجے پہنچے۔ وہاں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر بلجیم، خاکسار نصیر احمد شاہد مبلغ بلجیم، مکرم محمود احمد صاحب ناصر صدر جماعت برسلز اور بعض دیگر رضاکاروں سمیت حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی حضور انور اور قافلے کی کاریں چیک پوسٹ سے باہر نکلیں استقبال کرنے والوں کو دیکھ کر حضور ایدہ اللہ ازراہ شفقت چند لمحات کے لئے اپنی کار سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لئے آنے والوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد یہ قافلہ برسلز کی طرف عازم سفر ہوا۔

تقریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ کی کار احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں چونکہ کام ہو رہا تھا اس لئے سب موجود رضاکار اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سب احباب اور موجود بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

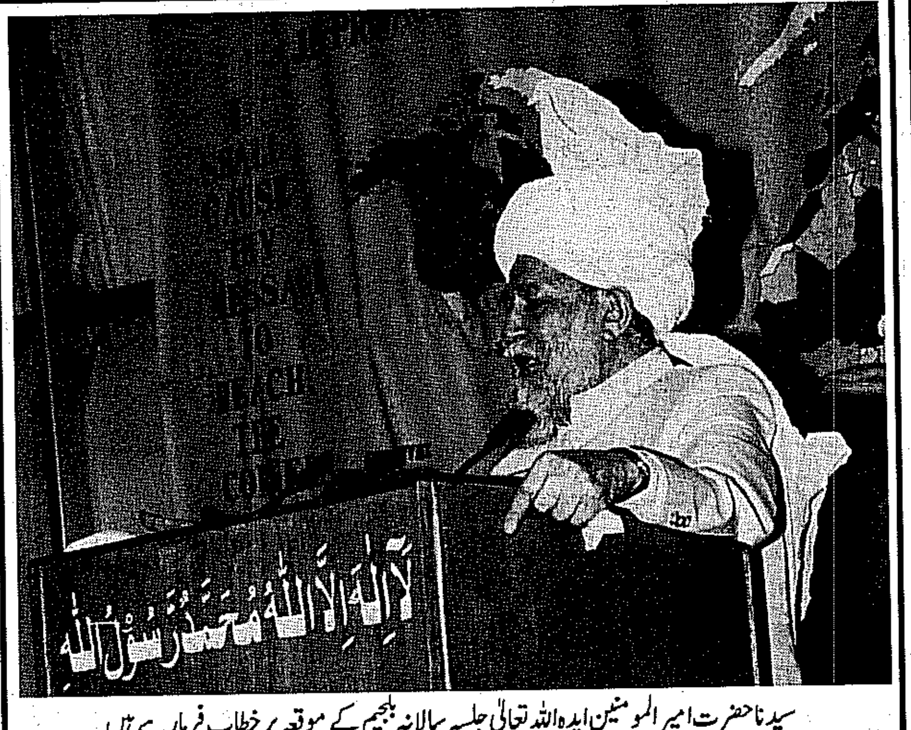

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ بلجیم کے موقعہ پر خطاب فرمارہے ہیں

ملاقاتوں کا سلسلہ

اسی دن شام سات بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ملاقاتوں کا یہ پہلا پروگرام ۹ بجے تک جاری رہا۔ اپنے بابرکت قیام کے دوران احباب جماعت کی حضور سے ملاقاتوں کے چھ پروگرام ہوئے جن میں چھ صد سے زائد افراد کو اپنے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ بعض ملنے والے ایسے بھی تھے جو بلجیم میں حال ہی میں آئے ہیں۔ اور ۱۶، ۱۷ سال سے حضور انور کو بالمشافہ دیکھا تک نہ تھا۔ بعض نوجوان ایسے تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا کو بالمشافہ دیکھا۔ احمدی تو احمدی ایک زیر تبلیغ غیر احمدی چیچن فیملی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات پر اتنے متاثر ہوئے کہ اسے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہ ملتے تھے اور شدّتِ مسرت سے جذبات سے مغلوب ہوئے جاتے تھے۔ باربار کہتے کہ ہمیں حضور نے اتنے پیار سے نوازا، ہماری بیٹی کو اتنی شفقت سے نوازا کہ ہم اس کا اندازہ نہ کرسکتے تھے۔ اور ہمارے دلوں میں اس ملاقات سے طمانیت اور سکون گھر کر گیا ہے۔ دعا ہے کہ خداتعالیٰ انہیں جلد احمدیت کی سچائی قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

اس جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبہ جمعہ سے ہوا۔ اس سے قبل ٹھیک ایک بج کر پچپن منٹ پر پرچم کشائی ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب بلجیم نے لوائے بلجیم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور مارکی میں تشریف لے لئے۔ بلجیم کی تاریخ میں یہ ایک تاریخ ساز لمحہ تھا چونکہ بفضلہ تعالیٰ بلجیم جماعت کو پہلی مرتبہ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر Live نشر کرنے کی توفیق ملی۔ فرنچ اور فلیمش بولنے والے احباب کے لئے دونوں زبانوں میں ترجمہ کی سہولت تھی۔ (اس خطبہ کا خلاصہ اور مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوچکا ہے۔)

جلسہ سالانہ کے اجلاسات

اس سہ روزہ جلسہ میں کل پانچ اجلاس ہوئے۔ ۲؍جون بروز جمعۃ المبارک اس جلسہ کا پہلا اجلاس مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم امیر صاحب کی تھی جو "مالی قربانی کی برکات" کے موضوع پر تھی۔ اور دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت بلجیم کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "اسلامی معاشرہ" تھا۔

دوسرا روز

دوسرے دن بروز ہفتہ مورخہ ۳؍جون کو بھی ایک ہی اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس مکرم مظفر احمد خان صاحب صدر جماعت ہاسلٹ کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نصیر احمد شاہد نے تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا "تبلیغ کا عالمی منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں"۔

حضور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب

حضور ایدہ اللہ نے ۳؍جون بروز ہفتہ مستورات سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے شروع میں سورۃ البقرہ کی ۴۵ویں آیت کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور تم اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو۔ آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟"

حضور نے فرمایا آج کے خطاب میں مَیں کچھ متفرق نصیحتیں کروں گا۔ کچھ تو ایسی ہیں جن کا عورتوں سے خصوصی تعلق ہے۔ اور کچھ ایسی ہیں جو عمومی مسائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ مردوں کی بعض کمزوریاں بھی یہاں بیان ہوئی ہیں لیکن زیادہ تر خطاب خواتین سے ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا حضور نے ذکر کیا جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا دین سراسر خیرخواہی اور خلوص کا نام ہے۔ فرمایا پس اگر دوسروں کی خیرخواہی پیش نظر نہ ہو اور یہ خیرخواہی دل کے خلوص سے نہ اٹھتی ہو تو اس کے بغیر کچھ بھی دین کا نہیں رہتا۔ آنحضرتؐ کی حدیث کے بقیہ حصہ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا یہ خیرخواہی اللہ تعالیٰ کی اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے ائمہ کی اور عام مسلمانوں کی ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ان احادیث نبوی کا ذکر فرمایا جن میں نیکی کی باتوں کو پھیلانا، ان کو دوسروں تک پہنچانا اور غیبت، عیب جوئی اور چغل خوری سے بچنے کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں بعض احادیث کا ذکر یوں فرمایا:

(۱) "تین امور کے بارہ میں مسلمانوں کا دل خیانت نہیں کرسکتا۔

☆......خداتعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت ہو یہ بہت ضروری ہے۔

☆......ہر مسلمان کے دل میں خیرخواہی ہو۔

☆......اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا۔"

(۲) "اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا۔ انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

طعن و تشنیعہ کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور ان کے عیبوں کا کھوج نہ لگاتے رہیں"۔

(۳) "دوسروں کے عیبوں کی کھوج نہ لگاتے رہیں۔ جو کوئی کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چھپے ہوئے عیبوں کو لوگوں پر ظاہر کر کے اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے"۔

(۴) "شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو"۔

(۵) "بدترین آدمی اسے پاؤ گے جو دو مونہہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آکر اور کہتا ہے دوسروں کے پاس آکر کچھ اور کہتا ہے"۔

(۶) "چغل خور جنت میں نہیں جاسکے گا"۔

ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ جو کچھ سن رہی ہیں جا کر اپنے خاوندوں، بھائیوں اور بہنوں کو پہنچائیں اور دوسروں کی پردہ دری نہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی پردہ دری کروا بیٹھیں۔ چونکہ آنحضرت ﷺ نے بہت ہی خطرناک تنبیہ کی ہے اس سے چمٹ جائیں اور ہرگز اسے فراموش نہ ہونے دیں۔ اپنے بارہ میں ڈریں کہ اپنے اندر بھی تو کتنے عیب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ستاری کی وجہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ فرمایا حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر وہ اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات و ملفوظات میں سے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضور علیہ السلام نے خواتین کو نصائح کی ہیں اور شیخی، قومی فخر، ذات کی اونچ نیچ، غریب عورتوں سے نفرت، چغلخوری، عیب چینی اور زیورات کے زعم سے منع فرمایا ہے۔

ایک اور اقتباس بھی پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے تمدن، باہمی تعاون اور معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی جسمانی ساخت اور اعضاء کی بناوٹ اس فطرتی تقاضا کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ باہمی تعاون نہایت ضروری ہے۔ انبیاء کو بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ اکیلا انسان وہ انقلاب برپا نہیں کر سکتا۔ فرمایا آپ سب کا تعاون ہے نظام جماعت سے کہ دنیا میں حیرت انگیز ترقیات جماعت کو عطا ہو رہی ہیں۔

آخر پر فرمایا پاکستان سے بعض خواتین حال ہی میں آئی ہیں جو قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھ بھی لیتی ہیں اور پڑھا بھی لیتی ہیں۔ اس لئے نئی نسل کو سکھائیں اور وہ خواتین بھی جو بوڑھی ہیں فارغ ہیں وہ خدمت دین میں قرآن کریم کی تعلیم میں وقت دیں اور اپنے آپ کو مصروف کریں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے لجنہ کو تین امور کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (۱) قرآن سکھانے کے بارہ میں رپورٹس کے ذریعہ مطلع کریں۔ (۲) اردو سکھانے کے بارہ میں۔ (۳) یہاں بعض چھوٹی عمر کی خواتین شوق سے خدمت کرتی ہیں اور بڑی عمر کی خواتین انہیں تخفیف کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ گویا چھوٹی عمر کی لڑکی ہم پر حکومت کرتی ہے۔ فرمایا خدمت کے رستہ سے آگے آئیں، تکبر و نخوت نہ کریں۔

آخر پر دعا کے لئے فرمایا کہ دعا کریں خدا تعالیٰ یہ نصیحتیں ہمارے اپنے وجود میں داخل کر دے تا دنیا کو بھی نصیحت کر سکیں کہ دیکھو ہم اپنے قول میں سچے ہیں کیونکہ ہماری عملی زندگی اس بات کی گواہی دیتی ہے۔

تیسرا روز

تیسرے دن بروز اتوار مورخہ ۴ر جون کو تین اجلاسات ہوئے۔ پہلا اجلاس مکرم منیر احمد صاحب بھٹی صدر جماعت ایوپن کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مقصود الرحمان صاحب اور مکرم عطاء ربی صاحب نے بالترتیب "آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی" اور "تربیتِ اولاد" پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد ہوا۔ اس کی صدارت مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد خان صاحب اور مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے بالترتیب "جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور ان کے جواب" اور "ذکر حبیب" پر تقاریر کیں۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ کا اختتامی اجلاس شام پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ النجم کی آیت ۴۰ تا ۴۲ کی تلاوت فرمائی اور محنت اور ہاتھ کی کمائی کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ سورۃ النجم کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں کہ جس کے لئے کوشش کرے اور اس کی کوشش کی بھرپور جزا دی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل میں عزت و وقار محنت کی کمائی میں ہے۔ بڑے بڑے عہدوں میں کمائی ہوئی دولت میں وہ عزت و وقار نہیں جو محنت کی کمائی میں ہے۔ بڑے بڑے تعلیم یافتہ بے کار بیٹھے ہوتے ہیں چونکہ انہیں ان کے پروفیشن کے مطابق کام نہیں ملتا حالانکہ بہت سے تعلیم یافتہ اپنے کھیتوں میں محنت سے کام کرتے ہیں، بس چلاتے ہیں، ٹیکسیاں چلانے میں عار محسوس نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ محنت سے عار اور نکما پن آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور اسوہ کے مخالف ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ Dignity of Labour کو دوبارہ دنیا میں بحال کیا جائے۔ فرمایا ہاتھ کی کمائی سے بہتر اور کوئی کمائی نہیں۔

محنت، کوشش اور ہاتھ کی کمائی کے اس مضمون کی مزید وضاحت کے لئے حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی سنت کے واقعات اور احادیث اور صحابہؓ کے نمونے پیش فرمائے۔ ذیل میں اختصار سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے:

☆...... ہر نبی نے نبوت سے قبل بکریاں چرائی ہیں۔ کسی کے استفسار پر آپؐ نے فرمایا میں نے بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرائی ہیں۔

☆...... کوئی شخص ہاتھ کی کمائی سے بہتر روزی نہیں کھا سکتا اور حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

☆...... پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

☆...... تم میں سے جو شخص جنگل کی لکڑیوں کا گٹھا کاٹ کر لائے اور کمائے اور گھر والوں کو کھلائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ہاتھ پھیلائے چاہے کوئی دے یا نہ دے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک صحابیہؓ کا واقعہ بیان فرمایا جسے تین طلاقیں ہو گئی تھیں۔ وہ کھجوریں توڑنے کا کام کرنے لگیں۔ کسی نے منع کیا تو وہ اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کھجوریں توڑو ہو سکتا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرو۔

احادیث نبویہ کے بیان کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پڑھے جو محنت اور کوشش کے متعلق تھے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے ایک غلط فہمی کے ازالہ کے طور پر فرمایا کہ یہ خیال نہ کرو کہ دوسروں کو نصیحت کرنے والا میں خود محنت سے نا آشنا ہوں اور آرام سے زندگی گزار تا ہوں۔ اور سب کچھ وراثت میں پایا ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے احمد نگر میں زمینداری کی ہے۔ وہاں مزدوروں کے ساتھ مزدوروں کی طرح اڑھائی اڑھائی من کی بوریاں کمر پر اٹھا اٹھا کر ٹرالی میں ڈالتا تھا۔ پھر اپنی پیداوار اپنے سائیکل پر رکھ کر گھر لاتا تھا۔ نیز فصلوں کے پکنے کے دنوں میں مسلسل اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے زمین پر محنت کرتا تھا۔ پھر جب انگلستان آیا (تعلیم کے لئے) تو دو ماہ کی چھٹیوں میں سے ایک ماہ سیر کے لئے اور ایک ماہ کمائی کرتا تھا۔ اور ٹرک سے اخباروں کے بھاری بھر کم پیکٹس گاڑیوں میں لادتا تھا۔ آدھی رات سے صبح آٹھ نو بجے تک مسلسل آٹھ گھنٹے کا یہ کام ہوتا تھا۔ ایک ٹرک ختم ہوتا تھا تو سمجھتا تھا کہ کام ختم مگر دوسرا آجاتا تھا اور یوں مسلسل یہ سلسلہ صبح آٹھ نو بجے تک جاری رہتا۔ کمر اتنی درد کرتی تھی کہ گھر جاتا تو بخار ہو جاتا اور خیال کرتا کہ اب دوبارہ رات کو نہ جا سکوں گا۔ مگر آرام کے بعد رات پھر وہاں پہنچ جاتا۔

حضور نے فرمایا اب بھی جسمانی محنت کرتا ہوں۔ یہ ملاقاتوں کا سلسلہ ہے، راتوں کو دعا کرتا ہوں، آپ کے غم میں اور آپ کی خوشیوں میں شریک ہوتا ہوں۔ فرمایا یاد رکھیں محنت میں برکت ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو محنت کے بداثرات سے بچائے اور برکت دے۔ دنیا میں ہم محنت کا وقار قائم کریں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

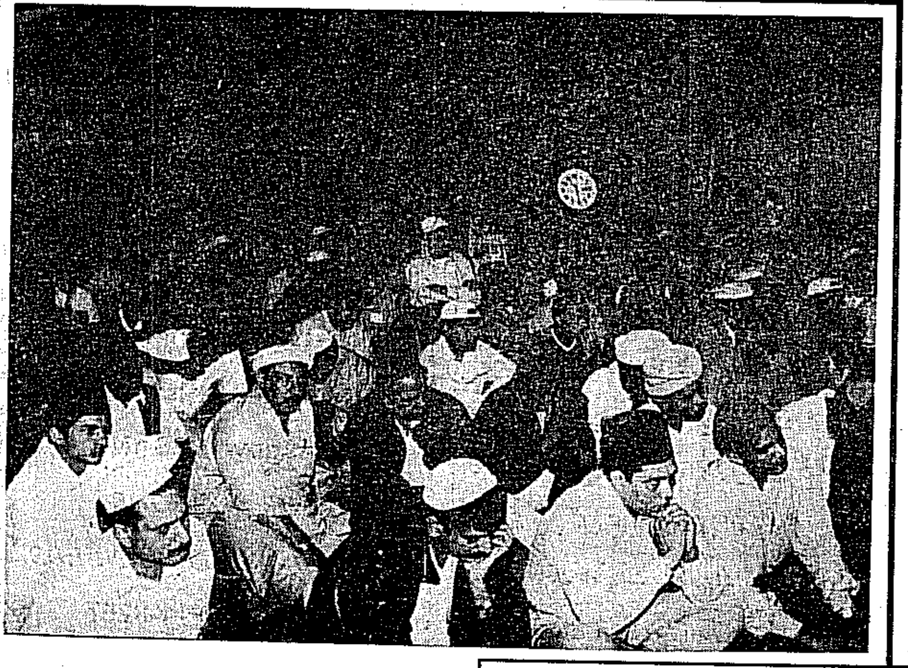

جلسہ سالانہ بلجیم ۲۰۰۰ء کے سامعین کے دو مناظر

بقیہ:رپورٹ دورہ انڈونیشیا از صفحہ نمبر ۲

اس کے بعد ڈنر کا اہتمام تھا جس میں جلسہ کے کارکنان و کارکنات، باہر سے آنے والے تمام مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور کے ساتھ ان تمام احباب نے کھانا کھایا۔

☆......رات آٹھ بجے مرکز پارنگ سے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے جکارتہ آمد ہوئی۔ رات قیام جکارتہ میں رہا۔

۳/جولائی بروز سوموار: صبح پونے پانچ بجے نماز فجر جکارتہ کی سنٹرل مسجد الھدایۃ میں پڑھائی۔ ساڑھے بارہ بجے جکارتہ کے Sukarno Hatta Airport روانگی ہوئی۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر Garuda Indonesian Airline کے ذریعہ پاڈانگ(Padang) (سماٹرا) روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ چالیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز پاڈانگ کے Tabing Airport پر اترا۔ ائرپورٹ پر صدر جماعت، مبلغین اور احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور ائرپورٹ سے رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

☆......ساڑھے چار بجے حضور انور نے مسجد مبارک پاڈانگ میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

☆...... نماز کے بعد حضور انور نے ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد کو شرف مصافحہ بخشا۔ لوگ حضور انور کے ہاتھوں کو چومتے اور سسکیاں لے کر روتے۔ مردوں سے مصافحوں کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جونہی مستورات کی نگاہ حضور انور کے چہرہ پر پڑی تو وفور جذبات سے سبھی رو پڑیں۔ ان کے رونے کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ بڑا ہی روح پرور منظر تھا۔ حضور انور نے بچوں سے پیار کیا، اپنے ساتھ لگایا، گود میں بٹھایا اور قریباً پون گھنٹہ حضور انور ان میں رونق افروز رہے اور ان سے باتیں کرتے رہے۔ ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور پھر مجلس عرفان ہوئی جو رات ۹ بجے تک جاری رہی۔ رات قیام پاڈانگ میں ہی تھا۔

۴/جولائی بروز منگل: صبح پانچ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر مسجد مبارک پاڈانگ میں پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کا مکان تھا جو ایک معجزانہ نشان کے طور پر آگ سے محفوظ رہا تھا۔ آج کل یہاں بازار ہے اور مارکیٹ بن چکی ہے۔ حضور انور نے ان کے مکان والی جگہ پر کھڑے ہو کر بڑی پرسوز دعا کی۔ ساتھ جانے والے احباب حضور انور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔

دعا سے قبل حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آگ کس طرف سے شروع ہوئی تھی اور اس کا رخ کس طرف تھا۔ اس پر مقامی احباب نے اس کی نشاندہی کی کہ فلاں طرف سے شروع ہوئی تھی اور تمام مکانات جلا کر یہاں تک پہنچی تھی۔ دعا کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆...... صبح پونے آٹھ بجے حضور انور مغربی سماٹرا کے وائس گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ یہ ملاقات پندرہ منٹ جاری رہی۔

☆......ساڑھے گیارہ بجے حضور انور مسجد مبارک تشریف لے گئے جہاں واقفینِ نو بچوں کے ساتھ پروگرام ہوا۔ ایک بچہ اپنی تقریر کے دوران مسلسل روتا رہا اور اس نے سب سننے والوں کو بھی رلا دیا۔ حضور انور کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔

☆......اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی۔ ساٹھ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

☆......شام چھ بجے حضور انور مسجد مبارک تشریف لے گئے اور ان تمام لوگوں کو شرف مصافحہ بخشا جو کل مصافحہ نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ان میں رونق افروز رہے۔ لجنہ سے ملاقات کے بعد حضور انور نے مکرم سفنی ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے بیٹے کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

☆......شام پونے آٹھ بجے حضور انور Sedona Hotel تشریف لے گئے جہاں معززین اور پڑھے لکھے طبقہ کے ساتھ ڈنر اور مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ سارا پروگرام بہت اچھے ماحول میں ہوا۔ بہت عمدہ سوالات کئے گئے۔ یہ مجلس رات دس بجے ختم ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ اس مجلس کی کیسٹ ان مہمانوں کو بھی دی جائے جو کسی وجہ سے اس پروگرام میں نہیں پہنچ سکے۔ رات قیام پاڈانگ میں ہی تھا۔

۵/جولائی بروز بدھ: صبح پانچ بج کر پانچ منٹ پر نماز فجر مسجد مبارک پاڈانگ میں ادا کی۔

☆...... صبح پونے نو بجے گھر سے پاڈانگ کے ائرپورٹ Tabing کی طرف روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے میزبان فیملی کے ساتھ ملاقات کی اور ان تمام خدام کو شرف مصافحہ بخشا جنہوں نے حضور انور کے پاڈانگ قیام کے دوران مختلف ڈیوٹیاں دی تھیں۔ نو بجے ائرپورٹ پر آمد ہوئی۔

☆......نو بجکر بیس منٹ پر جہاز جکارتہ کے لئے روانہ ہوا اور گیارہ بجے جکارتہ آمد ہوئی۔ اور حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆...... تین بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے حضور انور مسجد الھدایۃ تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مکرم شریف لیوبس صاحب سابق امیر انڈونیشیا کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کا گھر جکارتہ سے باہر ۳۰ کلو میٹر پر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۰ منٹ ان کے گھر میں قیام فرمایا۔ اور پھر واپس جکارتہ تشریف لائے۔ رات قیام جکارتہ میں تھا۔

۶/جولائی بروز جمعرات: صبح نو بجکر دس منٹ پر ہوٹل Sari Pan Pacific Jakarta کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچیس منٹ پر ہوٹل پہنچے۔ جہاں پروفیسر دوام اور دوسرے سرکردہ احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔

☆......ساڑھے نو بجے پروگرام تلاوت اور اس کے ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ بعد میں پروفیسر دوام نے حضور انور کا تعارف کروایا اور حضور انور کے لیکچر کا پس منظر بیان کیا۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے "Homeopathy" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ سامعین میں ڈاکٹرز، پروفیسرز اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات شامل تھے۔ سوا بارہ بجے یہ پروگرام ختم ہوا۔ بعد میں ہوٹل میں ہی پروگرام کے آرگنائزر کی طرف سے لنچ (Lunch) دیا گیا۔ لنچ سے قبل پروفیسر دوام نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر لنچ میں شامل ہونے والے مہمانوں سے حضور انور کا تعارف کروایا۔

حضور انور نے جواباً پروفیسر دوام کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور نے فرمایا کہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے، جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک ناممکن امر کو ممکن بنا دیا۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ایک ناممکن امر تھا لیکن آپ نے اسے ممکن بنا کر دکھایا اور آج میں آپ لوگوں میں موجود ہوں۔ میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو بے انتہا برکتوں سے نوازے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

☆......لنچ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ ساڑھے تین بجے مسجد الھدایۃ میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

☆......ساڑھے چھ بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد الھدایۃ تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مختلف فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ۸ بجے واپس قیامگاہ پہنچے۔ رات قیام جکارتہ میں رہا۔

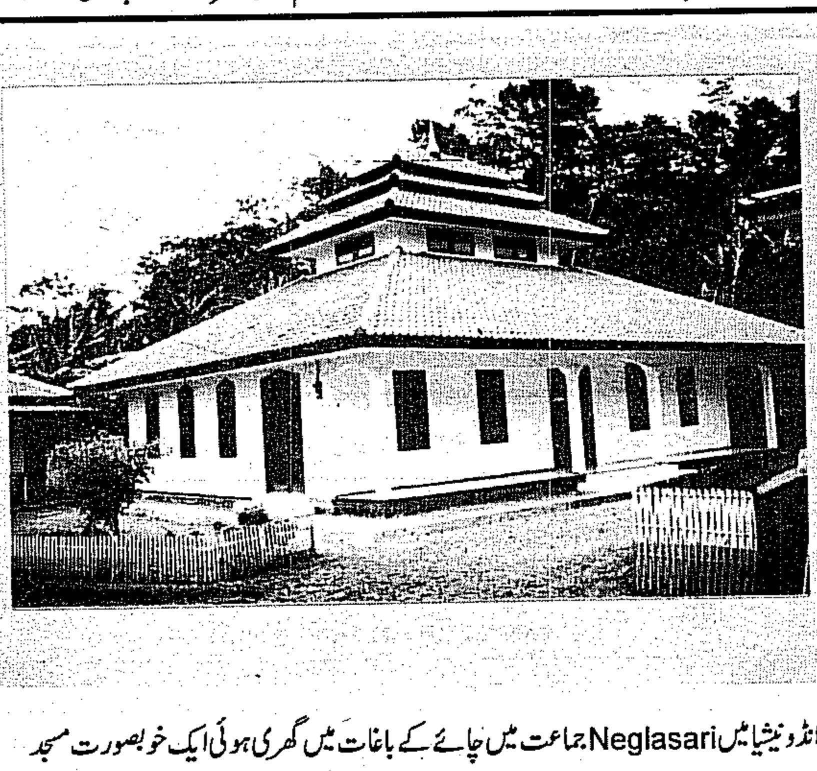

انڈونیشیا میں Neglasari جماعت میں چائے کے باغات میں گھری ہوئی ایک خوبصورت مسجد

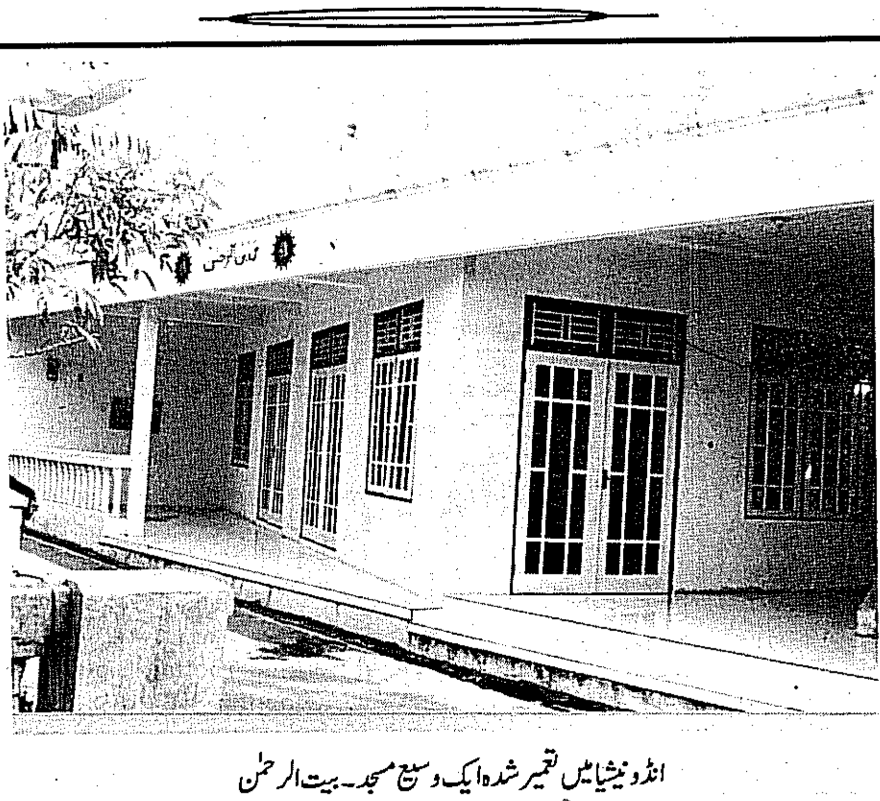

انڈونیشیا میں تعمیر شدہ ایک وسیع مسجد۔ بیت الرحمٰن

بقیہ: رپورٹ دورہ بلجیم از صفحہ ۱۱

آخر پر فرمایا دعا میں ان سب باتوں کو پیش نظر رکھیں۔ بہت سے بد قسمت ہیں کہ باوجود محنت کے بھوکے مرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں جن کی زندگی مسلسل محنت ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا فرنچ اور انگریزی زبان میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ جو بالترتیب عزیزم طلحہ محمد خان اور برادرم اظہر نعیم صاحب آف ہالینڈ نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بچوں کی کلاس

امسال بچوں کی کلاس بروز جمعۃ المبارک ۶ بجے شام منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ۱۲۵ سے زائد بچوں کو شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور انور کی تشریف آوری پر تمام بچوں نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سلطان احمد بٹ نے کی۔ عزیزم نے سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی ۱۴ آیات کی تلاوت اور ان آیات کا فرنچ ترجمہ زبانی پیش کیا۔ تلاوت کے بعد عزیزم عطاء المنان بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا قصیدہ " یا قَلبِی اذکُرْ اَحمَدَا......" سے چند منتخب اشعار زبانی سنائے اور پھر ان کا فلیمش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت و قصیدہ کے بعد عزیزہ نصرت جہاں بیگ نے فلیمش زبان میں بڑے اچھے انداز میں "نماز کی اہمیت" پر تقریر کی۔ دوسری تقریر کا موضوع "حضرت بلالؓ" تھا جو عزیزم بشارت احمد نے فرنچ زبان میں کی۔ ان دو تقاریر کے بعد عزیزم ذکی کرشن فراز درد نے "ترانۂ اطفال" میری رات دن پھر بس یہی اک صدا ہے" مع فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ زارہ طاہر نے فلیمش زبان میں "عظمتِ قرآن" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر فرنچ میں تھی جو عزیزم احمد شریف اور عزیزم علی احمد نے نے باہمی تعاون سے پیش کی۔ اس کا عنوان "Waterloo" تھا۔ اس تقریر کی اہم باتوں اور واقعات یعنی واٹرلو کا جغرافیہ، واٹرلو کی جنگ، فرانس کے شہنشاہ نپولین بوناپارٹ، ڈیوک آف ولنگٹن اور مارشل بلوشر اور Panorama کی تصاویر کو تین چارٹس پر آویزاں کیا گیا تھا۔ اور تقریر کے ساتھ ساتھ چھڑی کے اشارہ سے ناظرین کو واقعات و مقامات دکھائے جاتے تھے۔ یاد رہے کہ فرنچ اور فلیمش میں کی گئی ہر تقریر کا اردو ترجمہ بھی مقرر کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بچوں سے کوئی پہیلی، لطیفہ یا کوئی اور چیز سنانے کی دعوت عام دی۔ چنانچہ عزیزم ارسلان احمد نے پہیلی، عزیزم احمد شریف اور عزیزم علی احمد اور عزیزم اسمٰعیل احمد خان نے لطائف اور نائلہ طاہر نے نظم پیش کی۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے تمام بچوں اور موجود احباب میں ماحضر کے پیکٹس تقسیم فرمائے۔

مجلس عرفان

حضور انور کے اس بابرکت دورہ کے دوران دو مجالس عرفان منعقد ہوئیں۔ پہلی مجلس عرفان ۲رجون بروز جمعۃ المبارک اور دوسری ۴رجون بروز اتوار منعقد ہوئی۔ دونوں مجالس نماز مغرب وعشاء سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ۹ بجے شام شروع ہوتی رہیں۔ ان میں بچوں، بڑوں اور مستورات کی طرف سے پیارے آقا کی خدمت میں مختلف سوالات کئے گئے۔

تبلیغی مجالس

امسال حضور ایدہ اللہ کی بابرکت موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تین تبلیغی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔

☆......بنگالی و نیپالی مہمانوں کے ساتھ: ۳رجون بروز ہفتہ مجلس منعقد ہوئی۔ سوالات کے جواب حضور ایدہ اللہ نے اردو میں دئے۔ مکرم فیروز عالم صاحب، مبلغ سلسلہ نے بنگلہ میں ترجمانی کی سعادت حاصل کی۔ اس مجلس میں ۶۲ مہمانوں نے شرکت کی۔ (اس مجلس میں موجود انگریزی سمجھنے والوں کے لئے ترجمہ مکرم اظہر نعیم صاحب آف ہالینڈ نے کیا اور رشین بولنے والوں کے لئے ترجمہ مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے کیا)۔

☆......ڈچ بولنے والوں کے ساتھ اسی روز بعد از دوپہر اس مجلس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کے جوابات کا ڈچ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کو حاصل ہوئی۔ اس مجلس میں ۶۷ مہمانوں نے شرکت کی۔

☆...... فرنچ بولنے والوں کے ساتھ: بروز اتوار مورخہ ۴رجون کو بعد از دوپہر اس مجلس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کے جوابات کا فرنچ ترجمہ کرنے کی سعادت خاکسار نصیر احمد شاہد، مبلغ بلجیم کو ہوئی۔ اس مجلس میں ۳۴ مہمان شامل ہوئے۔

حاضری

امسال بفضل اللہ تعالیٰ حاضری گزشتہ تمام جلسوں سے زیادہ رہی۔ کل حاضری آٹھ صد سے زائد رہی۔ اور بلجیم کے علاوہ ہالینڈ، جرمنی، فرانس اور کینیڈا سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۱۱۸ تھی۔

حضور انور کی جرمنی کو روانگی

مورخہ ۵رجون بروز پیر ملاقات کے آخری پروگرام کے بعد تقریباً گیارہ بجے حضور انور مع قافلہ عازم جرمنی ہوئے۔ وہاں دیگر مصروفیات کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کو اپنی بابرکت شمولیت سے نوازا۔

جرمنی سے واپسی اور باربی کیو

امسال جماعت احمدیہ بلجیم کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور سعادت سے نوازا۔ وہ یوں کہ ۴رجون بروز اتوار جرمنی سے واپسی پر شام کو حضور انور نے ازراہ شفقت باربی کیو کے ایک پروگرام میں شرکت منظور فرمائی۔ حضور انور کی معیت میں اہل قافلہ کے علاوہ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور بعض دیگر احباب بھی تشریف لائے۔ اس موقعہ پر بلجیم کے جلسہ سالانہ پر کام کرنے والے رضاکاروں کو بھی اپنے آقا کے ساتھ شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ یہ پروگرام دس بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد سب حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء پڑھی۔ نماز کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو اور دیگر احباب جرمنی کو الوداع کیا اور پھر اپنی اقامت گاہ تشریف لے گئے۔

انگلستان واپسی

مورخہ ۱۲رجون نماز فجر اور ناشتہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ تقریباً ساڑھے چھ بجے Ostende کی طرف عازم سفر ہوئے۔ روانگی کی دعا سے قبل تمام موجود خدام کو حضور انور نے ازراہ شفقت مصافحہ سے نواز اور پھر Ostende سے بذریعہ فیری انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و کن معہ حیثما کان۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگلستان سے مکرم امیر صاحب بلجیم کو جلسہ کے جملہ انتظامات اور پروگراموں کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دعاؤں سے معمور ایک خط تحریر فرمایا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

بروفات محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے خصوصی اجلاس میں محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب ابن محترم پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کی رحلت مورخہ ۱۷رجون ۲۰۰۰ء پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ ۱۳رمارچ ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ برصغیر کی مشہور یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔اے تک تعلیم پائی اور بی۔اے میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں ہی اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی تھی لیکن تعلیم کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ نے ایم۔اے میں داخلہ لیا لیکن حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کہ "ہمیں ایم۔اے کی ضرورت نہیں" پر آپ نے تعلیم کو خیرباد کہا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدمت دین میں مشغول ہوگئے۔ آپ کو خدا کے فضل سے یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے ۳۱ردسمبر ۱۹۸۵ء تک ۴۵ سال خدمت کی توفیق ملی۔ جس کے بعد دل کے عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش ہوگئے۔

آپ نے ابتدائی دس سال میں سندھ میں بطور لوکل ایجنٹ ایم۔این سنڈیکیٹ گزارے جہاں پر آپ نے تحریک جدید اور حضرت مصلح موعودؓ کی زمینوں کی نگرانی کی۔ ۱۹۵۰ء میں تحریک جدید میں وکیل مقرر ہوئے اور ۱۶رفروری ۱۹۵۰ء تا ۲۱رجولائی ۱۹۶۱ء وکیل التعلیم، ۲۲رجولائی ۱۹۶۱ء تا ۳۰راپریل ۱۹۶۹ء وکیل الزراعت اور یکم مئی ۱۹۶۹ء تا ۳۱ردسمبر ۱۹۸۵ء وکیل الدیوان کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ دو مرتبہ قائم مقام وکیل الاعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔

آپ کو ایک سعادت یہ بھی حاصل تھی کہ ۲۲رمارچ ۱۹۴۰ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح اپنی صاحبزادی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ سے پڑھا جو حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ کی صاحبزادی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی ہیں۔

آپ کا انتقال ایک مخلص خادم دین کا انتقال ہے۔ آپ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے نام اپنی فیکس میں ارشاد فرمایا:

"میں ان کی نیک طبیعت اور میٹھے، دھیمے مزاج اور خادم دین ہونے کے حوالے سے ان کے لئے محبت واحترام کے جذبات رکھتا ہوں"۔

آپ نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

ہم ممبران مجلس تحریک جدید اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، آپ کی زوجہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ، آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب اور صاحبزادیوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

کھلا کپڑا اور ریڈی میڈ سوٹ خصوصی رعایتی قیمت پر

جلسہ سالانہ پر آنے والے احمدی مسلمان بھائیوں کے لئے خصوصی رعایتی قیمت پر کھلا کپڑا اور ریڈی میڈ سوٹ کے لئے ہماری دوکان پر تشریف لائیں جو ساؤتھ آل میں ۹۵ دی براڈوے پر ہے

The name in Indian Fashion

G.R.FABRICS - 95 The Broadway - Southall

Tel: 020–8813-8204

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت چودھری نبی بخش صاحبؓ

بٹالہ کے رئیس، شہر کے ذیلدار اور پٹواری حضرت چوہدری نبی بخش صاحبؓ کی سیرۃ و سوانح کا مختصر تذکرہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ر ستمبر ۹۹ء میں مکرم محمد اکرم صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

۱۸۶۵ء میں جب بٹالہ میں عیسائیت کا زور ہوا تو چودھری نبی بخش صاحب نے قادیان کا رُخ کیا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے عیسائیت کے خلاف اور دین کی تائید میں دلائل سیکھے اور پھر واپس جاکر عیسائیوں سے بحث و مباحثہ شروع کردیا۔ ان مباحثوں میں آپ اکثر فتحیاب ہوتے اور جب کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی تو پھر قادیان حاضر ہوکر مزید دلائل سیکھتے۔

یوں تو آپ کی طبیعت میں دھیماپن تھا لیکن جب کسی معترض کو جواب دیتے تو عموماً طبیعت میں جوش ہوتا۔ آپؓ کہتے تھے کہ حضرتؑ مجھ کو عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دو قسم کے دیا کرتے تھے، الزامی اور تحقیقی۔ آپؑ کا ارشاد تھا کہ جب تم جلسہ میں عام پادریوں سے مباحثہ کرو تو اُن کو ہمیشہ الزامی جواب دو کیونکہ اُن کی نیت نیک نہیں ہوتی اور اُن کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے۔

اسی زمانہ میں ایک مولوی قدرت اللہ صاحب عیسائی ہوگئے۔ جب حضرت منشی صاحبؓ نے یہ اطلاع حضور کو دی تو حضور کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ نے منشی صاحبؓ کو تاکیداً کہا کہ تم اسے سمجھاؤ۔ منشی صاحبؓ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اُسے مال دے کر پھسلایا گیا ہے۔ تب حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی مالی مدد دینی پڑے تو چندہ جمع کرلینا، مَیں بھی اس میں حصہ لوں گا۔ حضور فرماتے تھے کہ اُس کے نام کے ساتھ مولوی کا لفظ ہے اور عوام پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ حضور نے منشی صاحبؓ کو تاکید کی کہ مولوی صاحب سے تنہائی میں ملو، مَیں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور مولوی صاحب نے دوبارہ اسلام قبول کرلیا۔ یہ واقعات ۱۸۷۶ء سے ۱۸۷۸ء کے درمیانی عرصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضور علیہ السلام جب کبھی بٹالہ تشریف لے جاتے تو حضرت منشی صاحبؓ کے گھر پر ہی قیام فرماتے۔ چنانچہ ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کے علاج کے سلسلہ میں حضورؑ قریباً ایک ماہ تک آپؓ کے ہاں قیام فرما رہے۔

حضرت منشی صاحبؓ نے ۱۸۹۹ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی اور اکثر قادیان تشریف لاتے رہتے۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۳ء کو جب حضور ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے جانے کے لئے بٹالہ پہنچے تو آپؓ نے چائے، کیک اور بسکٹوں سے جملہ مہمانوں کی تواضع کی جس پر حضور نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضور نے ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کے اپنے اشتہار میں بعض صحابہؓ کی تعریف کرنے کے بعد لکھا کہ "ان کے سوا اور بھی مخلص ہیں جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے ......"۔ آپؓ کے بارہ میں پھر لکھا "حبی فی اللہ منشی چوہدری نبی بخش صاحب رئیس بٹالہ جو بطور ہجرت اس جگہ قادیان میں آگئے"۔

منارۃ المسیح کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے جن مخلصین کی فہرست درج فرمائی ہے اُن میں آپؓ کا نام گرامی پچپن نمبر پر ہے۔

پاکستان کا بہترین سفیر ڈاکٹر عبدالسلام

پاکستان کے نامور سائنس دان پروفیسر غلام مرتضٰی صاحب نے امپیریل کالج لندن سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زیر سرپرستی Ph.D. کی ڈگری حاصل کی۔ ۳۶ سال سے وہ تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں اور ان کے ۱۳۴ تحقیقی مضامین غیر ملکی اعلیٰ سائنسی جرائد میں شائع ہوچکے ہیں۔ نیز ان کی ۲۹ر کتب ہیں جو مختلف اہم کانفرنسوں کی رپورٹس پر مشتمل ہیں۔ روزنامہ "پاکستان" کو دیئے جانے والے اپنے ایک انٹرویو میں انہوں نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے انٹرویو کا یہ حصہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱ر اگست ۹۹ء کی زینت ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مَیں نے پروفیسر عبدالسلام کی سرپرستی میں تربیت حاصل کی۔ ۶۲ء میں ڈاکٹر عثمانی اور ڈاکٹر سلام نے مل کر نوجوان سائنس دانوں کا بیرون ملک ٹریننگ کا ایک پروگرام بنایا تھا۔ آج پاکستان کے بہت سے سینئر سائنس دان اور انجینئر اسی پروگرام کی پیداوار ہیں اور سلام اور عثمانی کی کوششوں کے مرہون منت ہیں۔ میرے پارٹیکل فزکس میں پی ایچ ڈی کرنے کی وجہ یہی تھی کہ: "فزکس اور ریاضی کا پس منظر ہو اور ہر طرف ڈاکٹر سلام کے چرچے ہوں"۔ وہ یقیناً نوجوان نسل کے ہیرو اور آئیڈیل بن چکے تھے۔

بحیثیت استاد اُن کا اپنا انداز تھا جو منفرد تھا۔ وہ کئی عالمی کانفرنسوں میں وی آئی پی سپیکر کی حیثیت سے مدعو ہوتے تھے۔ ان کے لیکچرز سننے کے لئے لوگ بے تاب ہوتے تھے۔ سحر انگیز لیکچر۔ باتیں طبیعات کی اور انداز بیان ادبی۔ زبان پر ایسا عبور کہ اہل زبان بھی عش عش کرتے ہیں۔ کلاس میں اُن کا لیکچر ایک ہیجانی کیفیت ہوتا جو طلباء میں نیا جوش اور ولولہ پیدا کردیتا۔ ایسا لگتا جیسے اُن کے پاس وقت بہت کم ہے اور بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بارعب شخصیت، ان کا دبدبہ اور جلالی مزاج اور اس پر طرہ ان کی آنکھوں کی چمک۔ کس کی مجال کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکے۔ پہلے ہمیں گمان ہوا کہ یہ سب کچھ ہم مشرقی لوگوں کا مسئلہ ہے مگر جلد ہی اس راز کی قلعی کھل گئی۔ قصبہ جھنگ کی یہ شخصیت مغرب ہو یا مشرق دونوں پر یکساں طور پر حاوی تھی۔ اُن کی بات سمجھ آئے نہ آئے بندہ متاثر ضرور ہوتا تھا۔ جہاں بھی جاتے ہلچل مچادیتے، نت نئے خیالات، ایسا لگتا کہ انقلاب آنے والا ہی ہے۔

اُن کی ہمہ جہت شخصیت اتنی عظیم تھی کہ گورنمنٹ کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی تو کجا انگلستان کی شہرہ آفاق کیمبرج یونیورسٹی بھی بہت چھوٹی ثابت ہوئی۔ یہاں تک کہ امپیریل کالج جس کو اس بات پر ناز تھا کہ ان کے ہاں نوبل انعام یافتہ ستاروں کا جھرمٹ رہتا ہے، وہ بھی ان کے تخیّل کی تسکین نہ کرسکا۔ چنانچہ وہ کالج کی چاردیواری سے نکل کر ایک انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے جو ایک معجزہ تھا۔ مگر جھنگ کے عقابی فرزند کی پرواز یہاں ختم نہیں ہوتی۔ وہ نئی راہوں کا متلاشی رہا۔ کہیں تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز قائم کی تو کہیں سائنس سٹی بنانے کے ارادے کئے۔ اقوام متحدہ کے تحت ایک جامعہ بنانے کا پروگرام بھی تھا...... وہ آج ہم میں نہیں مگر ان کی باتیں نہ ختم ہونے والی ہیں اور ان کے حیرت انگیز کارنامے سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک شہرہ آفاق کام Parity Violation in Weak Interactions سے متعلق تھا جس پر دو امریکی سائنس دانوں کو نوبل پرائز دیا گیا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب اور روسی سائنس دان لینڈاؤ کو بھی اس میں شامل کیا جاتا کیونکہ انہوں نے بھی الگ الگ اس پر کام کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا سب سے مشہور کام Unification of Weak and Electromagnetic Forces ہے جس پر انہیں دو امریکی سائنس دانوں کے ساتھ ۷۹ء میں نوبل پرائز دیا گیا۔ اُس روز مَیں ٹریسٹ میں ہی تھا۔ انعام کی خبر پہنچتے ہی سارے ٹریسٹ شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ریڈیو، ٹی وی پر ڈاکٹر صاحب کی باتیں اور پاکستان کے چرچے ہونے لگے۔ کئی دن اخبارات ڈاکٹر صاحب اور سینٹر کے بارہ میں بھرے ہوئے تھے۔ ٹریسٹ کے شہریوں نے اس طرح مسرت کا اظہار کیا جیسے ڈاکٹر صاحب اُن کے اپنے ہیں۔ پاکستانیوں کو بڑی عزت ملی۔ عام شہریوں کی نظر میں پاکستان ایک قابل احترام ملک بن گیا اور ٹریسٹ سنٹر میں پاکستانی سائنس دان مستقبل کے نوبل لاریٹس سمجھے جانے لگے۔ پاکستان کو ڈاکٹر صاحب سے بڑھ کر شائد ہی کوئی سفیر ملے۔

لال بیگ (کاکروچ)

لال بیگ ایک چھوٹا سا کیڑا ہونے کے باوجود عالمی سطح پر اپنی شناخت کا مالک ہے اور دنیا میں تقریباً ہر جگہ موجود ہے۔ یہ اتنا سخت جان ہے کہ کیڑے مارنے کی معمولی ادویات کو خاطر میں نہیں لاتا حتی کہ بعض دفعہ اس کو بظاہر مرا ہوا چھوڑ کر جب آپ پیچھے ہٹتے ہیں تو یہ دوبارہ رینگتا ہوا نظر آتا ہے۔ مرطوب آب و ہوا میں پرورش پانے والے اس کیڑے کے بارہ میں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب کا ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ر اگست ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

ایک مادہ لال بیگ اپنی زندگی میں عموماً دو ہزار انڈے دیتی ہے۔ لال بیگ کے بالوں، پاؤں اور چہرے کے حصہ سے الرجی اور دمہ کے امراض پھیلتے ہیں جبکہ ان کی دشمن ادویات کا چھڑکاؤ، جلد کے امراض اور کینسر تک کی بیماریوں کے امکانات پیدا کردیتا ہے۔ لال بیگ دن کو اکثر چھپا رہتا ہے اور اندھیرے میں زیادہ نکلتا ہے۔ جاپان میں ایسے گروہ یا افراد جو چھپ کر مجرمانہ کارروائیاں کرتے ہیں اُن کو بھی لال بیگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جاپان میں لال بیگ سے نجات پانے کا جو تیر بہدف نسخہ استعمال ہوتا ہے وہ افادۂ عام کیلئے درج ذیل ہے:

اجزاء: بورک ایسڈ = ۵۰۰ گرام، گندم کا میدا (یا آٹا) = ۳۰۰ گرام، انڈہ ایک عدد، پیاز درمیانے سائز کا ایک عدد، دودھ = قریباً آدھا پاؤ۔

ترکیب: بورک ایسڈ، میدہ، پیاز (گرائینڈ کرکے) اور انڈہ باری باری ملالیں اور پھر دودھ سے اسے گوندھ لیں۔ ذرا سخت رکھیں۔ پھر رس گلہ سائز کے گولے بنائیں۔ یہ گولے جب خشک ہوجائیں تو جہاں لال بیگ کی موجودگی کا امکان ہے تین چار رکھ دیں۔ انشاءاللہ جلد ہی آپ اس سے نجات پالیں گے۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷ر اکتوبر میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم کے چنداشعار ہدیہ قارئین ہیں:

پھر سرِ بام یار آ جائے
موسموں پر نکھار آ جائے
عزم کا کوہسار آ جائے
میرا عالی وقار آ جائے
جانِ محفل ہو انجمن آرا
حُسن کا شہسوار آ جائے
پھر مئے معرفت کا دَور چلے
میکدے پر بہار آ جائے

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

24/07/2000 – 30/07/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 24th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No. 80, Final Pt With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.389®
02.00 Speech: By Imam Sahib J/S Qadian 1996 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.364® Rec: 25.03.98
04.25 Learning Chinese: Lesson No.176 ®
04.55 Mulaqat Hadhrat Khalifatul Masih IV with Young Lajna & Nasirat Rec: 16.07.00®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.35
07.05 Dars ul Quran No. 16 Rec:08.02.96
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.389
09.50 Urdu Class: Lesson No.364 Rec.25.03.98 ®
11.0 Indonesian Service: Friday Sermon with Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.35 Inspection & Inaguration J/S Duties 1998
13.05 *Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec:17.07.00*
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.140
16.15 Children's Corner: Lesson No.81, Part I With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No. 367 Rec:01.04.98
19.25 Friday Sermon: Rec.21.07.95
20.30 Turkish Programme: Various Items No.10
21.00 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.17.07.00 ®
22.00 Islamic Teachings: Prog. No. 11/ Part 1
22.25 Homeopathy Class: Lesson No.140®
22.26 Inspection & Inaguration J/S Duties 1996 ®

Tuesday 25th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Lesson No.81, Part 1®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.391
02.20 MTA Sports: Kabbadi by MTA Pakistan
03.05 Urdu Class: Lesson No.367 ® Rec:1/4/98
04.25 Learning Norwegian: Lesson No.74 ®
04.55 *Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: Rec.19.07.00®*
06.05 Tilawat, News
06.30 Children's Corner: Lesson No.81, Part 1 ®
07.10 Friday Sermon: Rec: 21.7.95
08.25 Islamic Teachings: Programme No.11,Part 1®
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.391
09.55 Urdu Class: Lesson No.367 Rec:1.4.98®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.15
13.00 *Bengali Mulaqat:* Rec:18.07.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.112
16.05 J/S Rabwah Ki Chund Yaday: Part 1
16.35 Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.56
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.15 Urdu Class: Lesson No.368 Rec:03.04.98
19.30 Friday Sermon: Rec.28.7.95
20.30 MTA Norway: 'Jesus in India' – Part 6
21.00 *Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00* ®
22.00 Hamari Kaenat : Part 53 by MTA Pakistan
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.112 ®
23.30 J/S Rabwah Ki Chund Yaday ®

Wednesday 26th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.392 ®
02.00 *Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00*
03.00 Urdu Class: Lesson No.368 ®
04.30 J/S Rabwah Ki Chund Yaday ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.112 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.00 Friday Sermon: Rec.28.07.95
08.05 Hamari Kaenat: No.53 ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.385 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.392 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 J/S Rabwah ' Memories ' Part 2
13.00 *Atfal Mulaqat: Rec: 19.07.00*
14.00 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.113
16.05 Children's Corner. Prog. Waqf-e Nau
16.25 Documentary: Norway ' Land of Vikings '
17.0 German Service: Various Items

20.30 MTA Norway: 'Jesus in India' – Part 6
21.00 *Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00* ®
22.00 Hamari Kaenat : Part 53 Produced by MTA Pakistan
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.112 ®
23.30 J/S Rabwah Ki Chund Yaday ®

Wednesday 26th July 2000

00.06 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.392 ®
02.00 *Bengali Mulaqat: Rec.18.07.00*
03.00 Urdu Class: Lesson No.368 ®
04.30 J/S Rabwah Ki Chund Yaday ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.112 ®
06.06 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.00 Friday Sermon: Rec.28.07.95
08.05 Hamari Kaenat: No.53 ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.385 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.392 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.06 Tilawat, News
12.35 J/S Rabwah ' Memories ' Part 2
13.00 *Atfal Mulaqat: Rec: 19.07.00*
14.00 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.113 Children's Corner. Prog. Waqf-e Nau
16.25 Documentary: Norway ' Land of Vikings '
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.25 Urdu Class: Lesson No.369
19.35 Friday Sermon: Rec.19.07.96
21.10 French Programme: Q/A Jalsa Salana 1999 Cote d ' Ivoire : Production MTA France.
22.15 Lajna Magazine: Perahan
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.113 ®
23.35 J/S Rabwah ' Memoreies ' Part 2 ' ®

Thursday 27th July 2000

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog. From Rabwah ®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.394 ®
02.00 *Atfal Mulaqat: Rec.19.07.00* ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.369 ®
04.15 J/S Rabwah ' Memories ' Part 2 ®
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.113 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Prog. From Rabwah ®
07.00 Friday Sermon : Rec.19.07.96
08.05 Lajna Magazine: Perahen
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.394
09.50 Urdu Class: Lesson No.369 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 J/S Rabwah ' Memories ' Part 3
13.05 *Liqaa Ma'al Arab: Rec.20.07.00*
14.05 Bengali Service: Friday Sermon: rec. 26.7.96
15.10 Homeopathy Class: Lesson No.141
16.15 Children's Corner: Annual Ijtema Majlis Atfal-ul- Ahmadiyya: Produced by MTA Rawalpindi.
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars-e- Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.370 Rec:09.04.98
19.40 Friday Sermon: Rec.24.07.98
20.45 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
21.05 Tabarukaat: Speech by Maulana Jalal Ud Din Shams Sahib. J/S 1964
22.05 Huzoor's Inspection Jalsa Salana 1998
22.40 Homeopathy Class: Lesson No.141 ®
23.40 J/S Rabwah ' Memories ' Part 3®

Friday 28th July 2000

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 *Liqaa Ma'al Arab: Rec.24.07.00* ®
02.35 Tabarukaat: Speech Jalsa Salana 1964 By Maulana Jalal-ud-Din Shams Sb.®
03.35 Urdu Class: Lesson No.370 Rec.09.04.98®
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.141
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Entertainment Programme. By Nasirat-ul-Ahmadiyya Rabwah ®
07.40 Friday Sermon: Rec.24.07.98

09.0 Documentary : An Introduction of Jalsa Salana 1947 Held in Lahore.
09.45 Highlights of Jalsa Salana USA 1999
10.45 Moshaira- Memories of J/S Rabwah

JALSA SALANA 2000
Islamabad, Tilford
July 28-July 30

12.00 Live from Islamabad
13.00 Friday Sermon (Live)
16.25 Live Programmes From Islamabad: Flag Hoisting

Opening Session

16.30 Recitation from the Holy Quran with Urdu Translation and Poem (Urdu)
17.00 Opening Address-Hazrat Ameerul Momeneen Khalifatul Masih IV
19.00 Live Programmes From Islamabad
21.00 Repeat of the Friday's Proceedings

Saturday 29th July 2000

00.05 Tilawat
00.30 Repeat of Friday's Jalsa Proceedings
06.00 Tilawat
06.10 ' Hamara Jalsa ' MTA Germany
07.20 Highlights of Jalsa Indonesia 2000
09.00 Live From Islamabad

Second Session

10.00 Recitation form the Holy Quran with Urdu translation and Poem
10.15 Significance, Importance and Blessings of Financial Sacrifices *by Mr. Zahid Ahmad Khan, Gillingham (English)*
10.40 Blessings of the Institution of Khalifat and Our Responsibilites *by Mr. Ravil Bukhariv, London (English)*
11.05 Noble Example of the Holy Prophet (SAW) in the field of training his Followers *by Maulana ataul Mujeeb Rasheed, Naib Ameer UK & Imam of London Mosque (Urdu)*
11.35 Urdu Poem and Announcements
11.45 Address by Hadhrat Ameerul Momeneen Khalifatul Masih IV – (From Ladies Jalsa Gah)
13.30 Live From Islamabad

Third Session

16.00 Recitation from the Holy Quran with Urdu translation and Poem
16.30 Address by Hazrat Ameerul Momeneen Khalifatul Mashih IV
19.00 Live From Islamabad
21.00 Repeat of the Saturday Second Session Proceedings

Sunday 30th July 2000

00.00 Repeat of Saturday's Proceedings

Fourth Session

10.00 Recitation of the Holy Quran with Urdu translation and Poem
10.15 Changing Requirements of the Time and the Teachings of Islam *by Mr. Karim Asad Ahmad Khan, London (English)*
10.40 Revelouution brought about by the Promiosed Messiah (PBUH) in the Lives of his Companions *by Mr.Ibrahim Ahmad Noonan, President Khuddamul Ahmadiyya UK (English)*
11.05 Urdu Poem and Announcements
11.10 Ahmadiyyat- A Sapling Planted by the Hand of God Almighty *by Dr. Iftakhar Ahmad Ayaz, OBE, Ameer UK (Urdu)*
11.40 Messages and Short Speeches by Distinguished Guests
12.40 Instructions about the Initiation Ceremony
13.00 International Bait'at Ceremony (Initiation Ceremony) and Live From Islamabad

Final Session

16.0 Recitation from the Holy Quran with Urdu translation and Qaseedah (Arabic) and Urdu Poem
16.30 Concluding Address *by Hazrat Ameerul Momeneen Khalifatul Masih IV*
19.00 Live Fron Islamabad
21.00 Repeat of Sunday's Afternoon Session

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, July 21, 2000 | Issue No. 29

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

عیسائیوں کا خیالی مسیح

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب آیت مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْل (المائدہ :۷۶) کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"یہ انسانی ذہن کی ضلالت پذیری کا ایک عجیب کرشمہ ہے کہ عیسائی خود اپنی مذہبی کتابوں میں مسیح کی زندگی کو صریحاً ایک انسانی زندگی پاتے ہیں اور پھر بھی اسے خدائی سے متصف قرار دینے پر اصرار کئے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں ہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر ہوا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنا لیا ہے"۔(تفہیم القرآن جلد ۱ صفحہ ۴۹۱۔ ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور۔ اشاعت ستمبر ۱۹۷۳ء)

دو علی

حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی (ولادت ۸۱۷ھ۔ وفات ۸۹۸ھ) ایک جلیل القدر عارف اور عالم ربانی تھے۔ آپ کی کتاب "نفحات الانس" کو دنیائے تصوف میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جناب غلام دستگیر نامی نے اس کتاب کے اردو ترجمہ (شائع کردہ حبیب پبلیکشنز اردو بازار لاہور۔ ۱۹۹۷ء) کے دیباچہ میں آپ کا ایک دلچسپ واقعہ سپرد قلم کیا ہے کہ "ایک شخص (شیعہ) مولانا جامی کی خدمت میں حاضر ہو کر التماس کرتا ہے کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان فرمائیں۔ آپ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ کون سے علی کے۔ وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب کے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے وہ علی تھا تو ایک ہی مگر تم نے ایک اور علی بنا لیا ہے جسے خلافت کی بڑی حرص تھی، مگر باوجود تین بار سخت کوشش کے خلیفہ نہ بن سکا۔ تم نے اسے ایک ایسا پہلوان بنا رکھا ہے جو مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے ہر وقت لڑنے مرنے کو تیار تھا مگر کبھی غالب نہ ہوا۔ مغلوب ہی رہا۔ مگر ہمارا جو علیؓ تھا وہ حرص و ہوا سے پاک تھا۔ اسے خلافت کا کوئی لالچ نہ تھا۔ جب ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ فوت ہو گئے تو علیؓ سے بہتر کوئی شخص نہ تھا جس کو خلیفہ بنایا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے بادل ناخواستہ بار خلافت اٹھا لیا۔ ہمارا یہ علیؓ عین ابوبکرؓ اور عین عمرؓ تھا اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ خاتم الخلافت تھے۔

بود ختم الرسل نبی وزپے
شد علیؓ خاتم ولایت وے

("نفحات الانس" مترجم صفحہ ۲۳)

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ

انگریز مہمانوں کی مجلس سوال و جواب

(رپورٹ: بشیرالدین سامی ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل برطانیہ)

مورخہ ۲۱ مئی ۲۰۰۰ء بروز اتوار محمود ہال لندن میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام انگریز دوستوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور مکرم رافیل احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور کی ایک سابقہ مجلس سوال و جواب کی ویڈیو دکھائی گئی۔ یہ سلسلہ ابھی چل ہی رہا تھا کہ سوا چار بجے حضور انور مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن اور مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ اسٹیج پر موجود تھے۔ مجلس میں میزبانوں کے ساتھ آئے ہوئے تقریباً ایک سو مہمان شامل تھے۔

سب سے پہلا سوال جنیٹک انجنیئرنگ کے بارے میں ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ شیطانی فعل ہے جو اللہ کی تخلیق میں رخنہ ڈالنے کا موجب ہے۔ اور ہر لحاظ سے خطرناک ہے۔ اس لئے میں نے احمدی سائنس دانوں کو نصیحت کر رکھی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کو اس حد تک آگے بڑھانے کے لئے کام کریں جس کا تعلق انسانی ضروریات زندگی مثلاً خوراک وغیرہ سے ہو۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کیا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بحیثیت نبی کوئی فرق نہیں البتہ جہاں تک تثلیث کے عقیدہ کے حوالہ سے عیسیٰ کو پیش کیا جاتا ہے اس لحاظ سے فرق ہے۔ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو تنبیہ فرمائی ہے کہ تمام انبیاء چاہے وہ کسی بھی زمانے سے تعلق رکھتے ہوں ان کو مان کر ہی آپ میرے ساتھ تعلق قائم رکھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

ایک سوال ہوا کہ کیا احمدی کسی بھی مسجد میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کسی بھی مسجد میں جو اللہ کا گھر ہے احمدی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن بعض لوگوں نے مساجد کو اپنا گھر بنایا ہوا ہے، اللہ کا گھر نہیں۔ وہاں وہ مخصوص لوگوں کو عبادت کی اجازت دیتے ہیں۔ ایسے لوگ خاص طور پر احمدیوں سے الرجک ہیں۔

ایک مصری دوست کا سوال تھا کہ کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسمانی تھا؟ حضور نے فرمایا کہ کشفی تھا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ یہودیوں نے یروشلم کے نظارہ کا حال دریافت کیا تو خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر ساری تفصیلات واضح فرما دیں۔

ایک دوست نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص خدمت بجا لائے اور اس کا تعلق جماعت سے نہ ہو تو کیا اس کی خدمات اللہ کے حضور قبول ہوں گی؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نیکی اور خدمت کے جذبہ کا تعلق دل سے ہے اگر اچھا کام کریں گے تو اس کا اجر ملے گا۔

ایک سوال تھا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں کس قدر معروف ہے؟ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں حیرت انگیز طور پر ترقی پذیر ہے۔ انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر آپ اس کا نظارہ دیکھیں گے کہ ایک سال میں کس قدر حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔

اس مجلس میں مختلف موضوعات پر سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ مثلاً شراب کی بتدریج ممانعت، ادبار کی ذلت مسلمانوں پر ہی کیوں پڑتی ہے، نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا کیا شرک نہیں ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کا معبود و مسجود اللہ تعالیٰ کی ہستی ہی ہے۔

ایک سوال یہ ہوا کہ خلیفہ کی کتنی بار بیعت کی جا سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا زندگی میں ایک بار کافی ہے۔

ایک سوال تھا کہ اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ کیوں ہے، کیا کام کرنے والی عورت کو حجاب پہننا ضروری ہے؟ اور یہ کہ کیا وہ میک اپ کر سکتی ہے؟ دنیا میں اسلام کی کتنی جماعتیں ہیں؟ حضور نے فرمایا صرف ایک جماعت ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے کیونکہ مشرق و مغرب میں اور شمال و جنوب میں مسلمانوں کی کوئی بھی ایسی جماعت نہیں جو ایک خلیفہ کے تابع ہو اور منظم ہو۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ احمدیت جب عیسائیت کی عمر کو پہنچے گی تو کیا اس وقت اس میں کمزوری پیدا ہو جائے گی؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں ۲۰۰۰ سال کے بعد کمزوری پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر سوال ہوا کہ ایک دہریہ کو کیسے سمجھایا جا سکتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ روح کے بارہ میں بھی سوال ہوا کہ مرنے کے بعد اس کی کیا شکل ہو گی اور یہ کہ جنت کی زبان کیا ہو گی۔ سوال و جواب کی یہ بہت دلچسپ اور پرمعارف مجلس سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔ آخر میں گیارہ دوستوں نے حضور انور کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا ۳۵واں جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار، اسلام آباد (انگلستان) میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ

- امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے بھرپور، روح پرور خطابات
- عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب۔
- نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کا باجماعت اہتمام
- درس قرآن کریم اور درس حدیث از علمائے سلسلہ
- دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت و اخوت کا پاکیزہ ماحول
- دینی و علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی اہم تقاریر جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تقریر: احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا (اردو)
مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ۔

تقریر: رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انداز تربیت (اردو)
مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن۔

تقریر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صحابہ کی زندگیوں میں کیا انقلاب پیدا فرمایا (انگریزی)
مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ

تقریر: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے بدلتے ہوئے تقاضے (انگریزی)
مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب۔ لندن۔

تقریر: اسلام خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں (انگریزی)
مکرم راویل بخاریو صاحب۔ لندن۔

تقریر: مالی قربانیوں کی عظمت، اہمیت اور برکات (انگریزی)
مکرم زاہد احمد خان صاحب۔ جلنگھم۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔